مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوٰۃ

ماہنامہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مارچ 2008ء

امان ۱۳۸۷ ہجری شمسی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

قادیان میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے منعقدہ جلسہ یوم مسیح موعود کا منظر

قادیان میں مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے منعقدہ جلسہ یوم مسیح موعود کا منظر

۲۷ر مارچ ۲۰۰۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے
خلافت جوبلی کی مناسبت سے منعقدہ Drug Awareness Camp کا منظر

۲۷ر مارچ ۲۰۰۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے
خلافت جوبلی کی مناسبت سے منعقدہ Drug Awareness Camp کا منظر

سرکاری ہسپتال محبوب نگر میں 250 مریضوں میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے پھل تقسیم کئے گئے

مسجد احمدیہ منجیری، کیرالہ کا افتتاح

سرکل کانپور میں خدام الاحمدیہ کا وقار عمل

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کرناٹک کے معلمین کے ہمراہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہوسکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 27۔امان/1387 ہجری شمسی/مارچ 2008ء شمارہ 3

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔افتخار النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ ازافاضات سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	4
☆ پیغام صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	5
☆ اداریہ	6
☆ ضروری یاددہانی بسلسلہ پروگرام خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی	8
☆ مساوات کے بارے میں اسلامی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ	13
☆ سیرت سیّدنا حضرت محمد ﷺ قیام توحید کے آئینہ میں	18
☆ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کے معاندین	20
☆ کوئز کمپیٹشن برائے اطفال	23
☆ رجسٹر بیعت اور اسماء ابتدائی مبایعین	25
☆ جماعت احمدیہ کرناٹک کا پہلا شہید	26
☆ ملکی رپورٹیں	28
☆ وصایا 16659 تا 16680	35
☆ Nobel model of prophet Muhammad (s.a.w)	44
☆ The introduction of the books of the Promised Massiha	48

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر :	محمد نور الدین ناصر
مجلس ادارت :	سیّد کلیم احمد تیماپوری، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے.طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن :	تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ :	سیّد اعجاز احمد
دفتری امور :	راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر، مشتاق احمد خان
مقام اشاعت :	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 120 روپے بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِبَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ O وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ O

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں، جو (کلام) میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات، اسکی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول دلائل لیکر آ گیا، تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

انفاخ النبی ﷺ

عَنِ الزُّهْرِىِّ سَمِعَ مُحَمَّدَبْنَ جُبَيْرِ بِنِ مُطْعِمٍ عَن اَبِيْهِ اَنَّ النبِىَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا المَاحِى الَّذِى يُمْحٰى بِىَ الكفُرَ وَاَنَا الحاشر الَّذى يُحْشَرُ النَاسُ عَلٰى عَقِبِى وانا العاقب الّذِى لَيْسَ بَعْدَه نبِىٌّ.　　(مسند کتاب الفضائل باب فی اسما ئه صلی الله علیه وسلم)

ترجمہ:- حضرت جبیر ابن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں مٹانے والا ہوں، میرے ذریعہ کفر کا قلع قمع ہوگا۔ میں حاشر ہوں، میری پیروی میں لوگوں کا حشر ہوگا اور میں آخر میں آنے والا نبی ہوں میرے بعد کوئی (مستقل) نبی نہیں ہوگا۔

قَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اِنّی عند اللّٰہِ فی اُمِّ الْكِتابِ لَخَاتَمُ النَّبِيّيْنَ وَانّ اٰدم لَّمُنْحَدِلَ فِى طِينهِ.　　(مسند احمد صفحہ)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی اپنی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں‘‘

’’دنیا میں ایک رسول آیا تا کہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صد ہا سال سے بہرے ہیں۔کون اندھا ہے اور کون بہرا، وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا۔اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔وہی رسول، ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریّت اور فسق اور فجور کے جی اُٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔نہ یسوع کی طرح صرف لاف وگزاف۔جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پا کر فی الواقعہ وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔اس کے پہلے دنیا کیا تھی اور اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقت ہو۔اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جنابؐ عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال وقدوس کی جلد پر بٹھایا تھا۔یہ ایک سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی۔لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔وہ کیا دعویٰ تھا وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پا کر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوے کو پورا کر کے دکھلا دیا اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔.....اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو سنو۔اور اے سوچنے والو سوچو۔اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔‘‘

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ:۹)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز

’’اڑھائی سال تک آپ کے ماننے والوں کے ساتھ ایک گھاٹی میں محصور رکھا گیا لیکن آپ پھر بھی ان لوگوں کی بھلائی کی خواہش کرتے تھے۔‘‘

’’اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق سے اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کے تحت سلوک فرماتا ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ وہ ذات جس کا اوڑھنا بچھونا، جس کی ہر حرکت وسکون اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے وہی سلوک روا نہ رکھتی جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کرتا ہے۔ آپ کے اندر خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے جو رحیمیت، رحمانیت کے جذبات تھے، اس جذبے کے تحت جو محبت موجزن تھی، اس کی شدت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُسے ان الفاظ میں محفوظ فرمالیا جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے، اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

حضور فرماتے ہیں: ’’آپؐ کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ کیا کیا تکلیفیں تھیں جو دشمن نے آپ کو نہ دیں، آپؐ کے ماننے والوں کو نہ دیں۔ عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر، ان کی ٹانگیں باندھ کر ان کو چیرا گیا۔ خود آپؐ کو انتہائی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ اڑھائی سال تک آپ کے ماننے والوں کے ساتھ ایک گھاٹی میں محصور رکھا گیا لیکن آپ پھر بھی ان لوگوں کی بھلائی کی خواہش کرتے تھے۔ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، انہیں سیدھے راستے پر چلائے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکیں۔ اپنا دفاع کیا تو صرف اس حد تک کہ وہ دفاع سے آگے نہ بڑھے، بدلہ یا دشمنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا تو شائبہ تک بھی آپ کے دل میں نہیں تھا۔ اور ان کو بچانے کے لئے اس حد تک بے چین تھے کہ اپنی جان ہلکان کر رہے تھے جیسا کہ قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ ان کافروں کو، مشرکین کو، اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا لینے والے خیالات رکھنے والوں کو، خبردار کر کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو ایک عذاب تمہارے لئے مہنہ کھولے کھڑا ہے۔ تم لوگ اس کی پکڑ کے نیچے آنے والے ہو۔ تو اس رحمۃ للعالمین کی حالت انتہائی کرب اور تکلیف کی حالت ہو جاتی ہے۔ بے چین ہو ہو کو ان کے سیدھے راستے پر آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دُعائیں کرتے ہیں اور انکو پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے درپے ہو! کیوں اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں جھونک رہے ہو؟ اس حد تک حالت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰی اٰثَارِھِمْ اِن لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا. (الکھف: ۷) پس اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا تو اُن کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیگا؟ پس یہ سراسر رحمت کے جذبات لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تھے۔ اس فکر میں تھے جس نے آپ کی یہ حالت کر دی تھی کہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال رہے تھے۔ آج کوئی بتائے کہ کیا کبھی کسی کے حقیقی باپ کو بھی اپنے بچوں کو دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اتنی فکر ہوتی ہے جتنی آپ کو ان لوگوں کے لئے تھی جن سے آپ کا رشتہ صرف یہ تھا کہ وہ آپ کے پیارے خدا کی مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا اپنی مخلوق سے جو تعلق ہے اور ان کو شیطان کے پنجے سے بچانے کے لئے جو اُس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے، اس کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔ صرف یہ آپؐ کی غرض تھی۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۷ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل، ۸ تا ۲۲ر مارچ ۲۰۰۷ء)

خصوصی پیغام صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیّہ بھارت

پیارے خدام و عزیز اطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 رفروری 2008ء میں فرمایا:

’’اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو لیکن نماز کو نہ چھوڑو۔‘‘

’’نماز قائم کرو کیونکہ نماز کو قائم کرنا انسان کی پاکیزگی کا ذریعہ بنے گا جس کے نتیجہ میں قرآن کریم کی پاک تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی۔ جب خالص ہو کر بندہ اس کے سامنے جھکے گا تو ایسا شخص اپنا تزکیہ کرنے والا ہوگا۔ پس نماز کی حفاظت ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ پس کیا ایک یا دو وقت کی نمازیں پڑھ لینے سے اس کی ذمہ داری ادا ہو جاتی ہے؟ نہیں بلکہ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہیں جہاں سے روحانی سفر کا آغاز ہوتا ہے۔‘‘

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم پنج وقتہ نمازوں اور اخلاقی حالتوں سے پہچانے جاؤ گے۔ اگر تم نے پنج وقتہ نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں اسی طرح بدیاں نیکیوں کو دبا دیتی ہیں۔ پس ہمارا کام ہے کہ نمازوں کی حفاظت کریں تب ہی ہر برائی سے ہماری حفاظت ہو سکتی ہے۔ پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی تو نمازیں ہم کو نیکی پر قائم کرنے کا ذریعہ ہوں گی۔ پس ہر احمدی اپنا جائزہ لے اور اپنے گھروں کا جائزہ لے کہ کیا ہماری شناخت ان معیاروں کے مطابق ہے جن معیاروں کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ یاد رکھو شیطان کو زیر کرنے کے لئے نماز ایک عجیب ہتھیار ہے اور شیطان ہمیشہ چاہتا ہے کہ وہ اس کا ہتھیار چھین لے جس طرح ایک اچھا سپاہی اپنے ہتھیار سے غافل نہیں ہوتا اسی طرح ایک کامل مومن اپنی نمازوں سے کبھی غافل اور بے خبر نہیں ہوتا۔ نمازوں کی حفاظت ایک مستقل عمل کو چاہتی ہے .... نمازوں کے پانچ اوقات ایک مومن کے سامنے اس کی روحانی حالت کا جائزہ رکھتے ہیں۔ نمازیں روحانیت کو سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازیں وقت پر ادا کریں۔ اللہ ہم کو اس کی توفیق دے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔

اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو لیکن نماز کو نہ چھوڑو۔ نماز دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ ہر مزے پر غالب ہے۔ یہ مفت کا بہشت ہے جو مومن کو ملتا ہے۔‘‘

پس میرے خدام بھائیو اور عزیز اطفال! اپنے پیارے آقا کے الفاظ کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اللہ ہم سب کو حضور کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں کو مزیّن کرنے کی سعادت نصیب کرے۔ (آمین)

〈محمد اسماعیل طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت〉

ادار یہ

مُحب اور محبوب

اللہ تبارک وتعالیٰ عزاسمہ نے کائنات کے پردہ پر جتنے بھی انسانوں کو عالم وجود عطاء کیا ہے وہ سب کے سب فطرت صحیحہ الٰہیہ پر ہیں لیکن ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جنہوں نے اس فطرت کے رنگ کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں ہر کام کے ساتھ ملایا اور صبغة الله کا عملی نمونہ پیش کیا۔ ان سے بھی اعلیٰ درجہ کے اور تعداد میں تھوڑے وہ مردان خدا ہیں جنہوں نے اس سے بھی بلند ہو کر خود کو ہی صبغة الله کا نمونہ بنا کر پیش کیا۔ یہ گروہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء اور مرسلین کا گروہ ہے۔ اس زمرہ میں سے بھی ایک ہی ایسا وجود اس عالم ہست و بود میں ظاہر ہوا جو کاملیت کے نہایت ہی اعلیٰ درجہ ہر فائز تھا۔ جسکی ہر حرکت اور ہر سکون اللہ تعالیٰ کے رنگ سے رنگین تھے۔ جسکا ہر قول اور ہر فعل الوان الٰہیہ سے مزین اور آراستہ تھے۔ یہ ارفع واعلیٰ واقدس ہستی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ باقی انبیاء کرام نے اگر اپنے آپ کو کسی ایک یا چند صفات الٰہیہ کا مظہر بنایا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صفات الٰہیہ اور الوان مقدسہ کا رنگ اپنے اور پر چڑھا کر مظہر اتم کی صورت میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپکا کوئی فعل، کوئی قول، کوئی حرکت اور کوئی سکون ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسمیں تخلقوا باخلاق اللہ کی مجسم تصویر جلوہ گر نہ ہو۔ انہی وجوہات کی بناء پر بحیثیت محبّ اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب نبی یہی برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنا۔ اور اسی محبت کے نتیجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "وَمَا رَمَيْتَ اِذْرَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى" ۔ کا مرتبہ بھی عطاء فرمایا "اِنّ الَّذِيْن يُبَا يِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰه" کے مقام سے بھی نوازا اور اس عظیم الشان انعام سے بھی سرفراز فرمایا کہ اب جو بھی میری محبت کا جُویا ہوگا اسکو میری محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کے بغیر نہیں مل سکتی۔ یعنی کوئی بھی ماں کا لال اب ایسا پیدا نہیں ہوسکتا جسکو اللہ تعالیٰ کی محبت بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنائے نصیب ہوسکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ محبّ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب۔ اب جو بھی اللہ کا محبّ بننا چاہتا ہے اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنانا پڑے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنی ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رنگ میں سرفرازی کے بعد کئی ایسے بزرگان، صوفیاء اور اولیاء پیدا ہوئے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنانے کے طفیل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اور وصال پایا۔ وہ محبّ بنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے محبوب۔ نتیجۃً وہ محبّ بنے اور اللہ اُن کا محبوب۔ مزید برآں یہ کہ اللہ محبّ بنا اور وہ اللہ کے محبوب۔

انہی بزرگان میں سے ایک ہستی ایسی بھی ہے جسکو عرش سے یہ سرٹیفکیٹ ملا کہ "هذا رَجُلٌ يُحِبُّ رُسُولَ اللّٰه" یہ وجود باوجود ہے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کو جو بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت کے نتیجے میں ملا۔ فرماتے ہیں:-

"خداوند کریم نے اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار خفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق ومعارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضّلات اور احسانات اور یہ سب تلطّفات اور توجّہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یُمن متابعت ومحبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد   وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم "   (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ: ۵۴۰ حاشیہ)

(یعنی میرے ہم نشیں کے جمال نے مجھ میں اثر کیا ہے ورنہ تو میں وہی خاکی جسم ہوں جیسا کہ ہوں۔)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُحب کی حیثیت سے بھی سب سابقہ بزرگان اور اولیاء سے اعلیٰ اور

ارفع ہے۔آپ کا نام ''احمد'' کہنے کی یہ وجہ بھی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ایسے وجود بہت گزر چکے ہیں۔ جو'' حامد'' کی حیثیت رکھتے ہیں۔یعنی تعریف کرنے والے۔لیکن ان سب میں سے آپ علیہ السلام آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب سے زیادہ بڑھ گئے اور ''احمد'' کہلائے یعنی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے۔اس بات کا بخوبی اندازہ آپ علیہ السلام کی اُن تحریرات سے ہوسکتا ہے جو آپؑ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف میں لکھیں ہیں۔ایسی تحریرات ایک نہیں، دو نہیں، بلکہ سینکڑوں ہیں۔اور آپ کے دل میں موجزن حُبّ رسول کے ایک ایسے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی عکاسی کرتی ہیں جسکی مثال تاریخ اسلام میں آج تک پیدا نہیں ہوئی۔پس اے اللہ اس عظیم مُحبّ رسول کو اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا وارث بنا اور ہمیں بھی توفیق دے کی مُحبّان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوں۔آمین (عطاء المجیب لون)

BRB
OFFSET PRINTERS AND PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

''انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔'' (کلام امام الزمان)

ضروری یاددہانی بسلسلہ پروگرام
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

(از۔محمد انعام غوری ناظر اعلیٰ وصدر جوبلی کمیٹی قادیان)

الحمدللہ کہ ہم خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے نہایت اہم، تاریخی اور بابرکت سال میں داخل ہو چکے ہیں اور اس کے بھی دو ماہ گزر چکے ہیں۔ خاکسار تمام عہدیداران اور احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں جوبلی پروگراموں کے سلسلہ میں ضروری گزارشات اور یاددہانی کر رہا ہے۔ توجہ سے پڑھیں اور پورے جوش و جذبہ سے عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆... نفلی عبادات اور دُعائوں کا پروگرام:

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مقاصد اور تمام پروگراموں کی کامیابی اور بابرکت دور رس نتائج کے حصول کیلئے روزانہ دو رکعت نفل نماز اور مہینے میں ایک نفلی روزہ رکھنے اور روزانہ سات دُعاؤں کا وِرد کرنے کی جو ہدایت جماعت کو دی ہے۔ اب جبکہ ہم جوبلی سال میں سے گزر رہے ہیں تا اختتام جوبلی سال 2008 پورے التزام کے ساتھ اس پروگرام پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ جملہ خدام، انصار، لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو توفیق عطا فرمائے۔

☆......سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو یہ بھی ٹارگٹ دیا ہے کہ کمانے والے افراد میں سے کم از کم پچاس فیصد افراد نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ ہندوستان کی جماعتیں اس ٹارگٹ سے ابھی پیچھے چل رہی ہیں اس لئے عہدیداران جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکز سے بھی مرکزی نمائندے بھجوا کر تحریک کی جا رہی ہے۔ اللہ کرے کہ ہندوستان کی تمام جماعتیں اس بابرکت ٹارگٹ کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر لیں۔ جن احباب جماعت نے تا حال وصیت نہیں کی ہے اُن کو خصوصیت سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

27/ مئی 2008ء بروز منگل کے پروگرام

1- 26-27/مئی 2008ء کی درمیانی شب کو نماز تہجد باجماعت سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام شروع ہو جائیں گے۔

2- 27/مئی 2008ء کو جو خلافتِ احمدیہ کے لحاظ سے دوسری صدی کا پہلا دن ہوگا۔ فجر کی نماز کے بعد مساجد/مراکز نماز میں اجتماعی دُعا ہوگی۔ البتہ قادیان میں یہ اجتماعی دُعا بہشتی مقبرہ میں ہوگی۔

3- جماعتوں میں گیارہ بکروں/بھیڑوں کی قربانی کی جائے۔ اگر جماعت چھوٹی ہے تو اپنے وسائل کے مطابق ایک یا ایک سے زائد بکروں کی قربانی کر سکتی ہیں۔ البتہ قادیان میں 101 بکروں کی قربانی دی جائے گی۔ خیال رہے کہ یہ صدقہ ہے جو غرباء مستحقین میں تقسیم کیا جانا ہے۔

4- حسبِ حالات 27/مئی کو جماعتی عمارات اور گھروں پر چراغاں (Lighting) کی جائے۔

5- احمدی احباب اپنے غیر احمدی دوستوں کو انفرادی طور پر تحائف بھجوائیں جبکہ معزز شخصیات کو جماعتی سطح پر تحائف بھجوائے جائیں۔ (تحائف میں جوبلی کے Logo کے ساتھ بنی ہوئی اشیاء شامل کی جائیں۔ جو مرکز قادیان سے تیار کروا کے کچھ تحفۃً اور زیادہ تر قیمتاً مہیا کی جائیں گی۔)

6- 27/مئی کو بچوں میں شیرینی تقسیم کی جائے۔

7- اہم جماعتی عمارت پر لوائے احمدیت لہرایا جائے۔ جو مرکز سے بھجوایا جائے گا۔

8- مقامی طور پر ہر جماعت میں 27/مئی کو ہی اپنے وسائل اور حالات کے مطابق جلسہ یومِ خلافت شاندار پیمانے پر منایا جائے۔ اور بڑی جماعتیں اس جلسہ کے موقعہ پر ایک استقبالیہ کا انتظام کریں جس میں تمام طبقات کے چنیدہ

احباب کو مدعو کیا جائے۔ مقامی جلسہ یوم خلافت میں کی جانے والی تقاریر کے عناوین اور مواد نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے بھجوایا جارہا ہے جماعتیں اس سے استفادہ کریں۔

مرکزی جلسہ یومِ خلافت: 27 مئی 2008ء کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں جلسہ یومِ خلافت کے انعقاد سے خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کا آغاز فرمائیں گے اور حضور انور اس جلسہ میں جو خطاب فرمائیں گے وہ ایم ٹی اے کے ذریعے تمام دنیا میں Live نشر کیا جائے گا۔ احبابِ جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ حضور انور کے اس خطاب کو سنیں اور اس سے استفادہ کریں اور غیروں تک بھی پہنچائیں۔

ضروری نوٹ: لندن کے جلسہ یومِ خلافت 27 مئی کا پروگرام اور حضور انور کا خطاب اُمید ہے ہندوستانی وقت کے مطابق 4:30 بجے سے 6:00 بجے شام تک نشر ہوگا۔ لہٰذا ہندوستان کی جماعتیں اپنا مقامی جلسہ یوم خلافت 27 مئی کو ہی منعقد کریں۔ ملازم پیشہ افراد اور طلباء کو اس دن چھٹی لینی چاہئے۔

حضور انور کے خطاب سے کچھ دیر پہلے جلسہ شروع کر کے جملہ حاضرین بشمول غیراز جماعت مہمانوں کو حضور انور کا خطاب سنانے کا انتظام کریں۔ جلسہ کے اختتام پر حسب حالات Reception دی جاسکتی ہے۔

صوبائی جلسہ ہائے یومِ خلافت: ہندوستان میں صوبائی سطح پر جلسہ ہائے یوم خلافت (جس میں پیشوایانِ مذاہب کے موضوع کو بھی شامل رکھا جائے) تمام صوبوں میں معیّن تاریخوں میں منعقد کئے جانے کا لائحہ عمل طے پاچکا ہے۔ تفصیل مع تاریخ نظارت نشرواشاعت قادیان کے شائع کردہ کیلنڈر 2008ء سے نوٹ کرلیں۔

پبلیکیشنز (اشاعتیں)

1- خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالے سے نظارت نشرواشاعت قادیان کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم اور جو بھی کتب شائع ہورہی ہیں، تمام جماعتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان سے خود بھی استفادہ کریں اور حسب توفیق واستطاعت دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ حضور انور کی یہ ہدایت ہے کہ کم از کم پچاس فیصد گھروں میں سلسلہ کی کتب موجود ہونی چاہئیں۔

2.پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

27 مئی 2008ء کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام ہندوستان کی 13 زبانوں میں شائع ہورہا ہے جو متعلقہ صوبوں میں نظارت اشاعت قادیان کی طرف سے انشاء اللہ وسط مئی 2008ء تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس کی مناسب رنگ میں تقسیم کا انتظام کرلیا جائے۔ مقامی جلسہ یوم خلافت میں بھی اس پیغام کو پڑھ کر سنایا جائے۔

3-**سووینئر**: خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالے سے بتفصیل ذیل تین زبانوں میں جوبلی کمیٹی قادیان ٹھوس مضامین اور تاریخی تصاویر پر مشتمل سوٗونیر شائع کروارہی ہے۔ ہندی زبان میں 4000...... اردو زبان میں 3000...... انگریزی زبان میں 3000 کی تعداد میں۔

احباب جماعت کے لئے یہ سوٗونیر قیمتاً دستیاب ہوگا جبکہ غیر از جماعت معززین کو بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے بحصّہ رسدی صوبائی وزونل امراءِ کرام کو چند نسخے مفت مہیا کئے جائیں گے۔ اس کے لئے بھی احباب اور عہدیداران نظارت نشرواشاعت سے رابطہ کریں۔

4- جوبلی سال 2008ء کے دوران مندرجہ ذیل اخبار ورسائل کے خاص نمبر شائع ہوں گے۔ احباب جماعت ان سے بھرپور استفادہ کریں۔

(i). خاص نمبر ہفت روزہ بدر قادیان - جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 2008ء کے موقع پر شائع ہوگا۔

(ii). خاص نمبر ماہنامہ رسالہ مشکوٰۃ قادیان - سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اکتوبر 2008ء کے موقع پر شائع ہوگا۔

(iii). خاص نمبر ماہنامہ رسالہ راہِ ایمان ہندی- 27 مئی 2008ء یوم خلافت کے موقع پر شائع ہوگا۔

(iv). خاص نمبر دو ماہی رسالہ انصاراللہ- سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ اکتوبر 2008ء کے موقع پر شائع ہوگا۔

احباب جماعت ان خاص نمبروں سے استفادہ کریں۔ ہر گھر میں یہ تاریخی دستاویز محفوظ کر لینا چاہئے۔

تحقیقی انعامی مقالہ جات:۔ خلافتِ احمدیہ کے حوالے سے مختلف عناوین کے تحت خدام، انصار، لجنہ، اطفال و ناصرات مبلغین اور معلمین کی طرف سے جو مقالہ جات موصول ہوئے ہیں ان کی چیکنگ کروائی جارہی ہے۔ نتائج کا اعلان انشاء اللہ 27 مئی 2008ء کو کیا جائے گا۔ اور انعامات ذیلی تنظیموں کے اجتماعات 2008ء کے موقع پر دیئے جائیں گے۔

☆- اطفال و ناصرات کے مقالوں میں اوّل آنے والے کو 7000 روپے، دوم کو 5000 روپے، اور سوم کو 3000 روپے اور باقی پانچ گروپ کے مقالہ جات میں سے ہر طبقے میں اوّل آنے والے کو 9000 روپے دوم کو 7000 روپے اور سوم کو 5000 روپے نقدی کی صورت میں انعام دیئے جائیں گے۔

نمائشیں:۔

ہندوستان میں صد سالہ جشنِ تشکر 1989ء کے دوران مختلف شہروں میں مستقل نمائش گاہوں کا اہتمام کیا گیا تھا اور اکثر مقامات پر وہ قائم ہیں۔ حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں ان نمائشوں کو مزید بہتر اور خلافتِ احمدیہ کے حوالے سے update کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ ذیلی تنظیمیں خاص طور پر ان نمائشوں سے خاطر خواہ استفادہ کرنے اور غیروں کو روشناس کرانے کی کارروائی کریں۔

2008ء کے دوران دیگر خصوصی پروگرام

1-تقاریر، کوئز کے پروگرام: سال 2008ء کے دوران ذیلی تنظیموں خدام، انصار اور لجنہ کے زیر اہتمام خلافت کے موضوع پر کوئز، تقاریر اور نظم خوانی کے مقابلہ جات کروائے جائیں گے۔ جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو مرکزی سالانہ اجتماعات کے موقع پر انعامات دیئے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں صوبائی ناظمین، قائدین اور صدرات لجنہ اپنی مجلس کی صدر سے رہنمائی حاصل کر کے کارروائی کریں۔ نیز جہاں پر ممکن ہو اور پہلے اس کا انتظام ہوتا ہو وہاں مشاعرہ کا انعقاد بھی کیا جائے۔

2-مثالی وقار عمل: مجلس خدام الاحمدیہ بڑے پیمانے پر وقارِ عمل کے پروگراموں کا انعقاد کرے گی۔ جس کا دیرپا اثر وہاں کے علاقہ پر نظر آنا چاہئے۔ مجلس انصاراللہ کے اراکین خصوصاً صفِ دوم کے اراکین بھی اس میں شرکت کریں۔

3-میڈیکل کیمپ: انسانیت کی خدمت کے لئے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جائے۔ جس میں بالخصوص بیمار اور بوڑھے لوگوں کا معائنہ کیا جائے۔ اس کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کرے جس میں انصار اور لجنہ کی تنظیموں کو بھی شامل کیا جائے۔ قادیان اور اس کے مضافات میں تو بفضلہٖ تعالیٰ چار کیمپ لگ چکے ہیں۔

4-کھیلوں کے مقابلہ جات: صد سالہ جوبلی کے دوران خوشی کے اظہار کے لئے کھیلوں کے مقابلہ جات اور ٹورنامنٹ کروائے جائیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اس کا اہتمام کرے اور انصاراللہ کو بھی شامل کرے نیز لجنہ کے لئے حسب حالات الگ پروگرام بنائے جائیں۔

5۔امتحان کتب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض کتب کا خصوصیت سے مطالعہ کروانے اور ان کا امتحان لینے کی ہدایت فرمائی ہے چنانچہ ماہ نومبر میں رسالہ الوصیت کا امتحان ہو چکا ہے اب مارچ 2008ء میں کتاب ''منصب خلافت'' کا امتحان ہوگا۔ اسی طرح کتاب ''آئینہ

صداقت'' از حضرت مصلح موعودؓ کے ایک باب جو 1914ء کے اختلافات کے بارہ میں ہے اس کا امتحان جون 2008ء میں ہوگا اور کتب'' نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پسمنظر'' اور'' خلافت حقہ اسلامیہ'' کا امتحان ستمبر 2008ء میں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ احباب و مستورات ان امتحانات میں شرکت کریں۔

6-سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگرچہ خلافت جوبلی کے مخصوص پروگرام 27رمئی 2008ء سے شروع ہوں گے لیکن جنوری 2008ء ہی سے جوبلی کا سال اس لحاظ سے شروع ہو جائے گا کہ 27رمئی سے قبل جو بھی تقاریب ہوں گی وہ خلافتِ احمدیہ ہی کے حوالے سے ہوں گی لہٰذا ماہِ فروری میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ اور ماہِ مارچ میں جلسہ سیرت النبیؐ اور جلسہ یومِ مسیح موعودؑ اور جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور تربیتی کلاسز، اجتماعات وغیرہ میں مرکزی موضوع خلافتِ احمدیہ رہے گا۔ تمام جماعتیں اس امر کو ملحوظ رکھ کر پروگرام بنائیں۔

نوٹ: جوبلی کمیٹی قادیان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اور یوم مسیح موعودؑ مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام منایا جائے چنانچہ 20 فروری کو یوم مصلح موعودؓ منایا جا چکا ہے اب یوم مسیح موعودؑ کے انعقاد کے سلسلہ میں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔

خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 2008ء:

خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے یہ تمام پروگرام جلسہ سالانہ قادیان پر اختتام کو پہنچیں گے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جوبلی جلسہ سالانہ قادیان کے لئے چار روز کا پروگرام منظور فرمایا ہے جو کہ 26-27-28-29ردسمبر 2008ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ اور جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور پُر نُور بنفسِ نفیس شرکت فرمائیں گے۔

ہندوستان کی تمام جماعتوں کے احباب و مستورات کو اس تاریخی جلسہ میں شرکت کے لئے شروع سال ہی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق و سعادت بخشے۔ آمین۔

اس کیلئے مرکزی نظارتوں کی طرف سے عہدیداران جماعت کو یہ ہدایت بھجوائی جا چکی ہے کہ 15 مارچ تک جلسہ سالانہ قادیان 2008ء میں شرکت کا ارادہ رکھنے والے احباب و مستورات اور بچوں کی فہرست مع کوائف اور مردوں کی پاسپورٹ سائز کی فوٹو کے ساتھ کوائف بھجوادیں تاکہ رجسٹریشن کی کارروائی شروع کی جاسکے۔ عہدیداران جماعت اس ہدایت کی پابندی کریں۔ انشاء اللہ رجسٹریشن کارڈ تیار کروا کے قبل از وقت جماعتوں میں واپس بھجوا دیئے جائیں گے۔

MTA کے لئے پروگرام: مقامی اور صوبائی سطح پر جو بھی پروگرام منائے جائیں اُس کی ویڈیو ریکارڈنگ کا انتظام کیا جائے اور پھر اُس کی اصل ڈیجیٹل کیسٹس MTA کے لئے نظارت نشر و اشاعت قادیان بھجوائی جائیں۔ اس سلسلہ میں امراءِ کرام مکرم ناظر صاحب نشر و اشاعت سے راہنمائی حاصل کرلیں۔ کوشش کی جائے گی کہ جس حد تک ممکن ہو صوبائی کانفرنسوں کی کوریج کے لئے MTA کی مرکزی ٹیمیں قادیان سے بھجوائی جائیں۔ یا کم از کم صوبائی انتظامیہ کی اس سلسلہ میں راہنمائی کر دی جائے گی۔

پریس و پبلیسٹی: خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر حضور انور کے خصوصی پیغام کی اشاعت اور جملہ پروگراموں کی پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج کے لئے مرکزی پریس کمیٹی جس کے صدر مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہیں، نے ایک سکیم اور بجٹ تیار کر کے منظوری حاصل کرلی ہے۔ ہندوستان کے صوبوں میں جو صوبائی سطح پر پریس کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں اُن کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اس بارے میں مکرم سیّد تنویر احمد صاحب سے رہنمائی حاصل کر کے کارروائی شروع کر دیں

اور یہ خیال رکھیں کہ بجٹ بہر حال محدود ہے۔ کم خرچ سے زیادہ بہتر نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

رابطہ نومبائعین: تمام اُمراء وصدر صاحبان اور مبلغین وسرکل انچارج صاحبان حضور انور کی اس ہدایت کو ملحوظ رکھ کر اپنی مساعی کو تیز کریں کہ جوبلی سال کے اختتام تک 70 فیصد نومبائعین تک رابطہ کو بحال کرنا ہے اس کیلئے متعلقہ نظارتوں سے ہدایات دی جارہی ہیں۔

بجٹ : اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے احمدی احباب ومستورات نے خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں دل کھول کر وعدے لکھوائے ہیں اور ادائیگیاں بھی کررہے ہیں۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کی 27رمئی 2008ء تک مکمل ادائیگی کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

صد سالہ جوبلی بجٹ کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ تو وہ ہے جو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بطور شکرانہ پیش کیا جائے گا اور دوسرا حصہ وہ ہے جو جوبلی کے پروگراموں کے عملدرآمد پر خرچ ہورہا ہے جس کا مجموعی بجٹ ایک کروڑ بہتر لاکھ روپئے تک پہنچ چکا ہے جس میں سے حضور انور ازراہِ شفقت 92 لاکھ روپئے کا Deficit مرکزی فنڈ سے مرحمت فرمارہے ہیں اور بقیہ 80 لاکھ روپئے ہندوستان کی جماعتوں سے وصول ہونے کی مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد نے امید ظاہر کی ہے۔ اس لحاظ سے ہندوستان کی جماعتوں کے احباب ومستورات پر شکرانہ فنڈ اور جوبلی پروگراموں کے اخراجات کے لئے مجموعی طور پر ایک کروڑ تیس لاکھ روپئے سے زائد جمع کرنے کی ذمہ داری ہے۔ امید ہے احباب ومستورات اس بارے میں خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اب جبکہ بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔ اپنے وعدہ جات میں اضافہ کے ساتھ ادائیگیاں کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ضروری وضاحت: مقامی جماعتوں کے پروگراموں مثلاً جماعتی عمارتوں پر چراغاں کرنے، بچوں میں شیرینی تقسیم کرنے اور قربانی جانور اور مقامی جلسہ یومِ خلافت منعقد کرنے اور معززین کو تحائف پیش کرنے وغیرہ اُمور کے لئے صوبائی وزونل امراء کرام کو بحصہ رسدی محدود بجٹ مرکز سے فراہم کیا جائے گا۔ جس کو وہ لوکل جماعتوں کی کیفیت کے لحاظ سے تقسیم کریں گے۔ اس سلسلہ میں بعض صوبوں اور جماعتوں سے غیر معمولی اخراجات کے تخمینے موصول ہورہے ہیں۔ اس کے مطابق بجٹ فراہم کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم معروف رنگ میں گنجائش کے مطابق جو بجٹ فراہم ہوگا اُس کے مطابق کارروائی کرنی ہوگی۔ البتہ اگر کسی جماعت نے مقررہ بجٹ سے زائد خرچ کرنا ہے تو مقامی وسائل سے ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح صوبائی کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے بھی مرکز سے بجٹ فراہم کیا جارہا ہے نیز پریس وپبلیسٹی کے لئے مرکز سے گنجائش کے مطابق اخراجات کا انتظام ہوسکے گا۔

آخر میں یہی گزارش کی جاتی ہے کہ تمام پروگراموں پر کم سے کم خرچ میں بہتر پلاننگ کے ساتھ عملدرآمد کرنے کی کوشش کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام پروگراموں کی ہماری توقعات سے بڑھ کر کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہیں اور اس کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نفلی عبادات اور دُعاؤں کا جو پروگرام دیا ہے اُس کا پوری توجہ کے ساتھ التزام کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

ناظر اعلیٰ وصدر جوبلی کمیٹی قادیان

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

مساوات کے بارہ میں اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

(مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مبلغ جرمنی)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ. (آل عمران آیت:۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے سب سے بہتر امّت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں تمام بنی نوع انسان اور سب دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی اسلام میں چھوٹے بڑے، کالے گورے، امیر غریب کمزور اور طاقتور سب برابر ہیں۔ یہ عالمگیر مساوات ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (الحجرات آیت:۱۱)

مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑ پڑے ہوں صلح کرا دیا کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ. (الحجرات آیت:۱۲)

اے مومنو کوئی قوم کسی قوم سے اس کو حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ کسی قوم کی عورتیں دوسری اقوام کی عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی کیا کریں ممکن ہے وہ دوسری قوم یا حالات والی عورتیں ان سے بہتر ہوں۔

ان آیات میں یہ سنہری اصول مضمر ہے کہ مسلمانوں کا آپس میں تعلق اخوت اسلامی پر مشتمل ہونا از بس ضروری ہے اور مسلمانوں کو نہ صرف آپس میں بلکہ تمام مذاہب کے پیروؤں اور تمام اقوام کے ساتھ مساوات کا سلوم کرنا چاہئے تا دنیا میں امن صلح اور عالمگیر اخوت پیدا ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا. اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات آیت:۱۴)

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

یعنی قومیں اور نسلیں صرف امتیاز کے لئے ہیں جو ان کو تفاخر اور تکبر کا ذریعہ بناتا ہے وہ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں اپنے ارشادات میں مساوات انسانی پر بہت زور دیا ہے۔ حضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا۔

تمام مسلمان ایک جسم کے مختلف حصے ہیں جب ان کے ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام جسم تکلیف برداشت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ تمہارے درمیان تمام اختلافات کو مٹا دیا ہے تمام مسلمان حضرت آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا۔

ایک عرب کو ایک عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور ایک عجمی کو کسی عرب پر فضیلت نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے ایک حدیث مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایک عہد کیا کہ وہ نمازوں کی

پابندی کریں گے زکوۃ باقاعدہ ادا کریں گے اور تمام مسلمانوں کے ساتھ مساوات اور نیکی کا سلوک روا رکھیں گے۔(بخاری مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک انسان اُس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے دوسرے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(بخاری ومسلم)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے مساوات انسانی کے قیام کے لئے کیا عملی اقدامات کئے۔ مساوات کے قیام کے لئے اسلام نے سب سے پہلے غلامی کو مٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے سارا زور اس امر پر صرف کیا کہ دنیا سے غلامی کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قرآن کریم نے ایک اصول بیان کیا ہے جو سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے یہ اصول قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے:-

فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً. (سورۃ محمد آیت:۵)

یعنی جب کوئی غلام پکڑا جائے تو اُس کے بارہ میں شریعت اسلام میں صرف دو ہی حکم ہیں یا تو بطور احسان چھوڑ دو یا جرم کا جُرمانہ وصول کر کے چھوڑ دو قید کا حکم کہیں نہیں۔ جرمانہ کے بارہ میں شرط ہے کہ اگر غلام مکاتبت چاہے تو مکاتبت کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ غلام قاضی کے پاس جا کر کہہ دے کہ میں آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ تم میرا جرمانہ مقرر کرو میں محنت مزدوری کر کے اپنی کمائی میں سے ماہوار قسط تمہیں دیتا چلا جاؤں گا۔ جب کوئی غلام پر مطالبہ کرے تو اسلامی شریعت کے ماتحت قاضی کے پاس مقدمہ جائے گا اور وہ اس کی لیاقت کو دیکھ کر اس کے ذمہ ایک رقم مقرر کر دے گا۔ اب دیکھیں اس تعلیم کے ہوتے ہوئے کیا کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف غلام رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد تمام غلام آزاد کر دیئے تھے۔ حضورؐ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن سے کر دی حالانکہ عرب غلام کے ساتھ شادی کو بہت برا سمجھتے تھے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ غلاموں کے بارہ میں اسلامی تعلیم کا منشاء یہ تھا کہ مسلمان ان کے ساتھ بالکل اپنے قریبی عزیزوں کی طرح سلوک روا رکھیں۔ اسی طرح حضرت اسامہؓ جو حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے انہیں آنحضرت صل اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک ایسے لشکر کا سردار مقرر کیا جس میں دس ہزار مسلمان شامل تھے اور جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تک شامل تھے۔ اسلام کے علاوہ دنیا کی کون سی قوم ہے جس نے لوگوں کو اس قسم کی آزادی عطا کی ہو اور مساوات کا یہ حیرت انگیز نمونہ پیش کیا ہو کہ آزاد شدہ غلام کے بیٹے کو ایک لشکر جرار کا سردار مقرر کیا ہو اور اس لشکر میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بھی شامل ہوں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جب کسی شخص کے ماتحت کوئی غلام ہو تو اُسے چاہئے کہ اُسے وہی کھانا دے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس دے جو وہ خود پہنتا ہے اور تم اپنے غلاموں کو ایسا کام نہ دیا کرو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو۔(بخاری)

یہ حدیث اپنے مطلب میں نہایت واضح ہے اور اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں نہ صرف یہ کہ غلاموں کے ساتھ کامل درجہ کا حسن سلوک اور انتہائی شفقت کا حکم دیا گیا ہے۔ دراصل اس تعلیم کا اصل منشاء یہ تھا کہ مسلمان اپنے غلاموں کو بالکل اپنے بھائیوں کی طرح سمجھیں تا کہ اُن کے تمدن اور معاشرت میں اسی طرح کی بلندی پیدا ہو جائے جیسا کہ دوسرے آزاد لوگوں میں ہے اور ان کے دلوں سے پستی کے احساسات بالکل محو ہو جائیں۔

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں حضرت ابونوارؓ جو روئی کے کپڑوں کی تجارت کرتے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ ان کی دوکان پر آئے اور اس وقت ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ حضرت علیؓ نے دو قمیضیں خریدیں اور پھر اپنے غلام سے کہا کہ ان میں سے جو قمیض تم چاہو لے لو چنانچہ غلام نے ایک قمیض چُن لی دوسری قمیض

حضرت علیؓ نے خود پہن لی (اسد الغابہ حالات حضرت علیؓ)

اس حسن سلوک کے پیچھے وہی جھلک نظر آتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے غلامی کو دور کرنے کے لئے پیش کی کہ یہ غلام جلد تر اخلاق و معاشرت میں آزاد لوگوں کے مرتبہ کو پہنچ کر آزاد کئے جانے کے قابل ہو جائیں۔ پس غور کریں کیا دنیا کا کوئی مذہب یا دنیا کی کوئی قوم اس مساوات کی مثال پیش کر سکتی ہے؟ یہی مساوات کی عالمگیر دلکش دلربا اور حسین تعلیم تھی جس نے مسلمانوں کو دنیا کا سردار بنا دیا۔

مساوات کے قیام کے لئے اسلام کا دوسرا اہم حکم: جس پر تمام صحابہؓ شدت سے عمل کرتے تھے یہ ہے کہ اسلام نے جُرم کی سزا میں چھوٹے بڑے کا کوئی فرق روا نہیں رکھا۔ اسلام کے نزدیک مجرم خواہ بڑا ہو یا چھوٹا بہر حال وہ تعزیر کا مستحق ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کا امتیاز جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نے جو کسی بڑے قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی چوری کی اور معاملہ حضورﷺ کی خدمت میں پہنچا ساتھ ہی چند لوگوں نے سفارش کر دی کہ یہ بڑے خاندان کی عورت ہے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور معمولی تنبیہ کر دی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے اور حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں اور پھر فرمایا دیکھو پہلی قومیں یعنی یہود اور نصاریٰ اسی لئے تباہ ہوئیں کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی جُرم کرتا تو اُسے سزا نہ دیتے مگر اسلام میں اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں جو شخص جو جُرم کرے گا اُسے سزا دی جائے گی خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔

تمدنی معاملات میں مساوات کی اہمیت: اس بارہ میں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے مجلس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضورؐ کے بعض رشتہ دار بھی موجود تھے۔ ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا حضورؐ نے کچھ دودھ نوش فرمایا اور پھر خیال آیا کہ باقی دودھ حضرت ابوبکر کو دے دیں مگر آپؐ نے دیکھا کہ وہ حضورؐ کے بائیں طرف بیٹھے ہیں اور باقی رشتہ دار دائیں طرف اور حضورؐ کے دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ اسلام نے چونکہ دائیں طرف والے کا حق مقدم رکھا ہے اس لئے حضورؐ نے اس لڑکے کو کہا کہ اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ حضرت ابوبکر کو دے دوں اس لڑکے نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا حق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے دودھ پر تمہارا ہی حق ہے اس لئے میں تم سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں یہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دوں اُس نے کہا یا رسول اللہ جب یہ میرا حق ہے تو پھر آپ کے تبرک کو کوئی کس طرح چھوڑ سکتا ہے یہ کہہ کر اُس نے دودھ کا پیالہ پینا شروع کر دیا۔ اس واقعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے اسلامی مساوات کے تمام پہلوؤں پر سیر کن روشنی ڈالی اور پھر ان پر ذاتی طور پر عمل پیرا ہو کر ثابت فرما دیا کہ اسلام واقعی عالمگیر مذہب ہے۔

مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں اسلامی مساوات کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ایک روز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی وحی کے ذریعہ مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اُس وقت تمام صحابہؓ پر رقت طاری تھی۔ آپ نے مجلس میں صحابہؓ کو نصائح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اسلامی قانون کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اگر میری زندگی میں کسی کو مجھ سے تکلیف پہنچی ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے اور فرمایا کہ اس معاملہ میں اس دنیا میں اس کی تلافی ہو جائے تو میں اسے زیادہ پسند کروں گا بہ نسبت اس کے کہ اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ مجھ سے جواب طلبی کرے۔ جب حضورؐ نے یہ فرمایا تو ایک صحابیؓ اُٹھے اور کہا یا رسول اللہؐ میرا ایک حق آپ کے ذمہ ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ صحابیؓ نے کہا کہ فلاں موقع پر جبکہ لڑائی میں آپؐ مسلمانوں کی صفیں درست کر رہے تھے تو آپؐ کی کہنی مجھے لگ گئی۔ آپؐ نے فرمایا کہاں لگی تھی۔ صحابیؓ نے پیٹھ دکھائی اور کہا اس جگہ لگی تھی۔ حضورؐ اُس وقت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے بھی اُسی جگہ کہنی مارو اس صحابیؓ

نے کہا یا رسول اللہؐ اس وقت میرے تن پر کرتہ نہ تھا اور ننگے جسم پر حضورؐ کی کہنی لگی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ کہہ کر حضورؐ نے پیٹھ پر سے کپڑا اُٹھایا اور فرمایا اب کہنی مارلو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتہ اُٹھایا اور فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا کہ مجھ سے اس دنیا میں بدلہ لینے لگے اور قیامت پر اُسے اٹھا نہیں رکھا تو وہ صحابیؓ نم آنکھوں کے ساتھ آپؐ پر جھکے اور آپ کی پیٹھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہؐ بے شک مجھے کہنی لگی تھی مگر میں نے یہ بہانہ صرف اس لئے کیا تھا تا کہ میں اُس وقت جب حضورؐ اپنی جُدائی کا ذکر فرما رہے ہیں آخری دفعہ حضورؐ کے جسم مبارک کو بوسہ دے لوں۔ یہ کتنی عظیم الشان مساوات ہے جو اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں میں قائم کی۔ (بحوالہ سیر روحانی جلد اوّل صفحہ: ۱۴۱-۱۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ کا ایک واقعہ: جبلہ ابن ایہم ایک بہت بڑے عیسائی قبیلہ کا سردار تھا۔ جب شام کی طرف مسلمانوں نے حملے شروع کئے تو یہ اپنے قبیلہ سمیت مسلمان ہو گیا اور حج کے لئے روانہ ہوا۔ حج کے موقع پر ایک جگہ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اتفاق سے کسی مسلمان کا پاؤں اُس کے پاؤں پر پڑ گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ پاؤں اُس کے جبلہ کے دامن پر پڑ گیا اُس نے غصہ میں آکر زور سے اُسے تھپڑ مار دیا اور کہا تو میری ہتک کرتا ہے تو جانتا نہیں میں کون ہوں۔ وہ مسلمان تو تھپڑ کھا کر خاموش ہو گیا مگر ایک مسلمان بول پڑا کہ تجھے پتہ ہے کہ جس مذہب میں تو داخل ہوا ہے وہ اسلام ہے اور اسلام میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ اُس نے کہا میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس مسلمان نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے پاس تمہاری شکایت ہو گئی تو اس مسلمان کا بدلہ وہ تم سے لیں گے۔ وہ سیدھا حضرت عمرؓ کی مجلس میں پہنچا اور پوچھا کہ اگر کوئی بڑا آدمی کسی چھوٹے آدمی کو تھپڑ مارے تو آپ کیا کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُس چھوٹے آدمی سے اُس کے منہ پر تھپڑ لگوایا جاتا ہے۔ آپؓ نے مزید فرمایا کہ اسلام میں بڑے چھوٹے کا کوئی امتیاز نہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا جبلہ کہیں تُم ہی تو یہ غلطی نہیں کر بیٹھے اس پر اُس نے جھوٹ بول دیا اور کہا میں نے تو کسی کو تھپڑ نہیں مارا میں نے صرف ایک بات پوچھی ہے مگر وہ اُس وقت مجلس سے اُٹھا اور اپنے ساتھیوں سمیت مرتد ہو گیا اور مسلمانوں کے خلاف رومی جنگ میں شامل ہوا۔ یہ ہے وہ مساوات جس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب اور قوم میں نہیں ملتی۔ (بحوالہ سیر روحانی صفحہ: ۱۴۳-۱۴۲)

مختلف مذاہب کے درمیان صلح کی تعلیم: پھر اسلام نے مختلف مذاہب کے درمیان انصاف اور مساوات قائم کرنے کے لئے سنہری اصول فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا. (الحج آیت:۴۱)

کہ اگر دنیا میں ہم مسلمانوں کو کھڑا نہ کرتے اور اس طرح اسلام کے ذریعہ تمام اقوام کے حقوق کی حفاظت نہ کی جاتی تو یہودیوں کی عبادت گاہیں عیسائیوں کے گرجے اور ہندوؤں کے مندر اور مسلمانوں کی مساجد امن کا ذریعہ نہ بنتیں بلکہ فتنہ فساد اور لڑائی جھگڑوں کی آماجگاہ ہوتیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اس سنہری تعلیم کے پیش نظر اپنی مساجد میں ہر قوم کو عبادت کا حق دیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر نجران کے عیسائیوں کو اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ ان عیسائیوں نے مشرق رو ہو کر عین مسجد نبوی میں اپنی عبادت کے مراسم ادا کرئے۔ (زرقانی جلد ۴ حالات وفد نجران)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی خلفاء اربعہ نے مذہبی رواداری کا کامل شاندار نمونہ قائم کیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ وہ جب کبھی اسلامی فوج روانہ فرماتے تھے تو اُس کے امیر کو واضح طور پر یہ ہدایت فرماتے تھے کہ غیر مسلم اقوام کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی بزرگوں کا پورا پورا احترام کیا جائے۔ (مؤطا امام مالک کتاب الجہاد)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب شام کا ملک فتح ہوا تو جو معاہدہ وہاں کی عیسائی آبادی کے ساتھ مسلمانوں کا قرار پایا اس میں مذہبی

آزادی اور مذہبی رواداری کی روح باقی سارے امور پر غالب تھی۔ (تاریخ طبری ابن جریر)

صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر میرے دلی جذبات

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر مشکوٰۃ کا خلافت جوبلی نمبر شائع کیا جارہا ہے جس کے لئے تیاری چل رہی ہے۔اس شمارہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت مشکوٰۃ کے قارئین کے جذبات کو بھی خصوصی جگہ دی جائے گی تمام قارئین مشکوٰۃ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے جذبات مختصر اور جامع رنگ میں ضبط تحریر میں لاکر جتنی جلدی ہوسکے ارسال کریں تاکہ بروقت ملنے پر شائع ہوسکیں۔(ادارہ)

Love for All, Hatred for None

Subaida Timbers

Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture

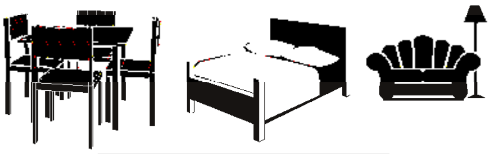

Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

اعلانات دُعا

☆-مکرم مختار احمد محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بڈھانوں کے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب سابق قائد مجلس بڈھاؤں ان دنوں جموں میں زیر علاج ہیں انکی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔(لقمان قادر،قادیان)

☆-اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے عزیزم توصیف احمد ماگرے نے میٹرک کے سالانہ امتحان ۲۰۰۷ء میں 80% نمبرات حاصل کرکے ایک نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو آئندہ امتحانات میں اس سے بڑھ کر کامیابی نصیب کرے اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بننے کی توفیق دے۔

(اعانت:-/50)(بشارت احمد ماگرے،آسنور،کشمیر)

☆-مورخہ 27-1-08 کو پلوامہ کشمیر میں خاکسار کے بیٹے عزیزم شبیر احمد میر کا نکاح ہمراہ عزیزہ نیلوفر جان بنت غلام محمد ملک ساکن پلوامہ کشمیر مکرم مولوی شیخ طارق احمد معلم سلسلہ احمدیہ نے بعوض پچیس ہزار-/25,000 روپے حق مہر پر پڑھا۔اس سلسلے میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے قارئین مشکوٰۃ سے دعاء کی درخواست ہے۔عزیزہ نیلوفر جان بنت غلام محمد ملک نے ایک سال پہلے احمدیت قبول کرلی ہے۔(اعانت:-/100)(مبارک احمد میر،ریشی نگر،کشمیر)

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

JUMBO
B O O K S
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قیام توحید کے آئینہ میں

(بلال احمد آہنگر، متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے اور ہر پہلو اپنے اندر وسیع مضامین کا سلسلہ رکھتا ہے۔ اس موقع پر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ان عظیم مساعی کا ذکر کرنا مقصود ہے جو آپؐ نے قیامِ توحید کے لئے اپنی حیاتِ طیبہ میں سرانجام دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خدا میں گم اور محو ہو گئے تھے کہ آپؐ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپؐ کی موت محض خدا تعالیٰ کے لئے ہو گئی تھی اور آپ کے وجود میں نفس مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا اور آپؐ کی روح خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔'' (ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل صفحہ:۱۷۸)

قیامِ توحید کی اس عظیم جدوجہد کا عرصہ صرف تیئیس سال ہے لیکن اس عرصہ میں انسانیت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سالاری میں شرک سے توحید کی طرف جو قدم اُٹھائے اُن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسقدر بھی انبیاء کرام اس دنیا میں بھیجے سب کا یہی ایک عظیم الشان مشن توحید الٰہی کا قیام تھا اور اُن سب میں رسول کریمؐ بڑھ سب سے کر خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے والے تھے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قیامِ توحید کی یہ دلرُبا اور سحر آفریں داستان غارِ حرا سے لے کر غارِ ثور تک، مسجد حرام سے لے کر مسجد نبوی تک، شعب ابی طالب سے لے کر حُنین کے گمبھیر میدانوں تک، جنگ بدر سے جنگِ تبوک تک اور ازواج مطہرات کے حجروں سے لے کر شاہانِ عالم کے درباروں تک پھیلی ہوئی ہے۔ الغرض آپکی جدوجہد کا نکتہ آغاز توحید تھا اور اس کا حاصل بھی توحید۔

یہ دُنیا ظہور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بے شمار بتوں کے سامنے سرنگوں تھی پتھر سے لے کر خواہشات نفس تک کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو آدمی نے بُت نہ بنالیا ہو مگر آپ نے ان بتوں کو برباد کر کے انسانیت کو گرنے سے بچا لیا آپ نے صرف مٹی اور پتھر کے بت نہیں توڑے بلکہ نفس پرستی کے سارے بُت بھی توڑ دیئے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام توحید اور محبت الٰہی کا ثمرہ تھا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا بطور تحفہ سات گھروں میں پہنچا مگر ہر ایک گھر نے شدید ضرورت کے باوجود اپنے ہمسایہ کو ترجیح دی اور بالآخر وہ تحفہ وہیں پہنچ گیا جہاں سے وہ چلا تھا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید سے سچی محبت اور اس کے لئے عظیم جدوجہد کا یہ کتنا دلکش نظارہ ہے کہ آپؐ اہل کتاب کو ہزار ہا اختلافات کے باوجود ایک قدر مشترک کلمۂ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر اشتراک کی دعوت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں آؤ اس بات پر صلح کرلیں کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور ایک دوسرے کو غیر اللہ معبود کا درجہ نہیں دیں گے۔ مگر یہ اہل کتاب اس پر بھی راضی نہیں ہوئے۔

قیام توحید کی خاطر آپؐ کی اس بے مثال قربانی کو دیکھ کر ہی تو قریش لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلیٰ رَبِّہٖ کہ محمد تو گویا اپنے رب پر عاشق ہو گئے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک مشہور عیسائی مستشرق ڈاکٹر سپرنگر رسول خدا کی اپنے مولیٰ اور اسکی توحید سے محبت کا ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں:-

''نبی عربی (صلعم) کے خیال میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا تصور غالب رہتا تھا اس کو نکلتے ہوئے آفتاب بدلتے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی روئیدگی میں خُدا ہی کا دست قدرت نظر آتا تھا رعد اور طیور کے نغمات میں خدا تعالیٰ ہی کی آواز سُنائی دیتی تھی۔ اور سُنسان جنگلوں اور پُرانے شہروں کے کھنڈروں میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔'' (بحوالہ برگزیدہ رسولؐ غیروںؓ میں مقبول صفحہ:۲۹)

تاریخ بتاتی ہے کہ دُنیا کے اس سب سے پاک اور معصوم انسان پر ہر قسم کا گند اُچھالا گیا ہر ذلیل بات اسکی طرف منسوب کی گئی مگر وہ چُپ رہا۔ اُحد

کے میدان میں دشمنوں نے اپنی عارضی اور بے حقیقت فتح پر ناز کرتے ہوئے نعرے لگائے آنحضرتؐ اور آپؐ کے قریبی ساتھیوں کی موت کا جھوٹا اعلان کرکے خوشیاں منائیں مگر حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو جذبات پر قابو رکھنے اور خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن جب ابوسفیان نے خدائے واحد کے مقابل پر اُعل ھبل کا نعرہ بلند کیا تو حضورؐ کے دل میں ایک حشر برپا ہوگیا اور بے اختیار ہوکر صحابہ کرام کو فرمایا کہ جواب کیوں نہیں دیتے کہو اللہ اعلیٰ واجلّ اللہ اعلیٰ واجلّ اور اعلان فرمایا کہا اللہ مَوْلَانَا وَلَا مولیٰ لَکُم یعنی خدا تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور اس کے مقابل پر تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

قیام توحید کی لئے اس عظیم غیرت کے ساتھ ساتھ آپؐ اپنے عاجز بندہ ہونے میں ہی خوشی اور فخر محسوس کرتے تھے۔ اپنی زندگی کی بلکہ تاریخ مذہب کی سب سے بڑی فتح کے موقعہ پر جب آپؐ کی عظمت کے نعرے لگ سکتے تھے آپؐ اِس حال میں مکہ میں داخل ہوئے کہ آپ کا سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے سے جالگا اور سوائے خدا تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کے وہاں اور کوئی نعرہ نہ لگا۔ چنانچہ اس کا ثبوت حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی سے ملتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ:-

"مَا اِنْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیءٍ قَطُّ اِلَّا انْ تنتھکَ حُرمۃ اللّٰہ فینتقم اللّٰہُ بِھَا."

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کسی چیز کی خدمت پامال کی جاتی تو پھر محض خدا کی خاطر انتقام لیتے تھے۔

اُن نو صحابہ کرام کا واقعہ کیسے فراموش کیا جاسکتا ہے جن میں سے ہر ایک نے جاں کنی کے عالم میں بھی اپنی پیاس پر بھائی کی ضرورت کو ترجیح دی۔ ایک ایک کرکے سب نے اپنی جان مولیٰ کے سپرد کردی مگر وحدت کے اس چشمہ پر حرف نہ آنے دیا۔

خدا تعالیٰ کی قسم! اگر کائنات کا مقصود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود توحید کا قیام تھا۔ جس کی گواہی وادیٔ بطحٰی کا ذرہ ذرہ دے رہا تھا۔ جسکی گواہی ہندہ یہ کہہ کردے رہی تھی کہ ہمارے ۳۶۰ خداؤں نے شکست کھائی اور محمد مصطفیٰؐ کا ایک خدا کامیاب ہوا۔ یہ سچ ہے کہ:-

خلائق کے دل تھے یقین سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دُنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپؐ کے دم سے اس کا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس تحریر کرنا ازحد ضروری سمجھتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دُنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔" (بحوالہ لیکچر سیالکوٹ صفحہ:۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم شرک سے کوسوں دور رہ کر خدائے واحد کے آستانہ پر اپنے سروں کو جھکانے والے ہوں۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے معاندین

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور، کرناٹک)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انسان سب سے افضل اور اشرف ہے اور انسان میں مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے انبیاء علیہم السلام سب سے اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں۔ایک طرف سعادتمند لوگ اُن انبیاء کے سامنے باادب سرِتسلیم خم کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔تو دوسری طرف کچھ بدنصیب لوگ ان کی تکذیب اور استہزا کرکے اپنا انجام خراب کر لیتے ہیں۔اگر انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تسلیم کیا جائے تو دنیا نے ایسے خوش نصیب (مصدقین) کا جلوہ اور بدنصیبوں کا بُرا انجام ایک لاکھ چوبیس ہزار بار دیکھا ہے۔ان بدنصیبوں کے متعلق اپنے پاک کلام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ. مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ○

ترجمہ:-ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔(سورۃ یٰسین آیت:۳۱،تفسیر صغیر صفحہ:۵۷۹)

استہزا کے رنگ اور طریقے بھی کئی ہیں۔بدنی اذیت پہنچانا۔وطن سے باہر نکال دینا۔ماموروقت سے بدکلامی کرنا اور گالیاں دینا وغیرہ وغیرہ۔یہ تمام طریق نہایت ہی گندے اور گھٹیا ہیں۔مگر عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے استہزا کرنے والوں کی بدکلامیوں کو اپنے پاک کلام میں ذکر فرمایا ہے۔مثلاً مکذبین نے اللہ تعالیٰ کے معصوم نبیوں کی نسبت کیا کہا ہے۔مثلاً ''ساحر'' مجنون، کذاب وغیرہ ویسے تو ہر قسم کا استہزا اور بدکلامی کرنے والوں کا انجام بُرا ہی ہوا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ قوموں کو عبرت حاصل کرنے کی غرض سے ان بدکلامیوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ آئندہ آنے والی اقوام استہزاء سے باز آکر عذاب الٰہی سے بچ سکیں۔

چنانچہ مُشتِ ازخروارے کے طور پر چند نمونے مکذبین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے۔

اسی الٰہی سُنت کے مطابق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی سلوک کیا گیا جس کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی علیہ السلام کو دی جانے والی گالیوں اور بدکلامیوں۔استہزاء کا ذکر بھی گزشتہ قوموں کے استہزاء اور بدکلامی کی طرح محفوظ کیا گیا ہے۔تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اور اقوام ان سے عبرت حاصل کرکے اپنے آپکو عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھ سکیں۔مکذبین کی بجائے مُصدقین کی جماعت میں شامل ہوسکیں۔چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب البریہ میں اوّل المکفرین ومکذبین محمد حسین بٹالوی کی بدکلامیوں کا ذکر فرمایا ہے۔دِل تو نہیں چاہتا کہ ان بدکلامیوں کا ذکر کیا جائے مگر مکذبین اور مکفّرین کے عبرت کی خاطر درج کرنا ضروری ہے کہ کس طرح محمد حسین بٹالوی گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ کے مکفرین اور مکذبین کی مانند الٰہی سلسلہ کی ترقی دیکھ کر بوکھلا گیا اور بالآخر بدکلامی پر اُتر آیا۔اور اپنا انجام خراب کرکے دُنیا سے رُخصت ہوگیا۔یہ ایک نفسیاتی ردّعمل ہے۔جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

''دُشمن جب لاجواب ہوجاتا ہے تو پھر جان اور آبرو پر حملہ کرتا ہے۔''

(کتاب البریہ صفحہ:۴۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بدکلامیوں اور گالیوں کو جو اس نے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا تھا۔مکذبین اور مکفرین کی عبرت کی خاطر درج فرمایا ہے۔اس مکذب (محمد حُسین بٹالوی) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت لکھا کہ:-

''اسلام کا چھپا دشمن، مسیلمہ ثانی دجّال زمانی، نجومی، رملی، جوتشی، اٹکل باز، جفری، بھنگر، پھکڑ، اڑ پوپو، اُس کا موت کو نشان ٹھہرانا حماقت وسفاہت

شیطان ہے، مکار، جھوٹا، فریبی، ملعون، شوخ گستاخی، مثیل الدجال، اعور دجّال، غدار، پرفتنہ و مکار، کاذب، کذاب، ذلیل و خوار مردود، بے ایمان، روسیاہ مثیل مسیلم واسود، رہبر ملاحدہ، عبدالدراہم والدنانیر، تمغات لعنت کا مستحق، مورد ہزار لعنت خدا و فرشتگان و مسلمانان، کذاب، ظلام، افاک، مفتری علی اللہ، جس کا الہام احتلام ہے۔ پکا کاذب، ملعون، کافر، فریبی، حیلہ ساز، اکذب، بے ایمان، بے حیا، دھوکہ باز، حیلہ باز، بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا (سر) گروہ، دہریہ، جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق، جس کا خدا معلم الملکوت (شیطان) محرف، یہودی، عیسائیوں کا بھائی، خسارت مآب، ڈاکو، خونریز، بے شرم، بے ایمان، مکار، طرار، جس کا مرشد شیطان علیہ اللعنۃ، بازاری شہدوں چوہڑوں بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا، مکر چال، فریب کی چال والا، جس کی جماعت بدمعاش، بدکردار، جھوٹ بولنے والی، زانی، شرابی، مال مردم خور، دغاباز، مسلمانوں کو دام میں لاکر اُن کا مال لوٹ کر کھانے والا۔ ایسے سوال و جواب میں یہ کہنا....حرام زادگی کی نشانی ہے۔

اس کے پیرو خران بے تمیز۔

شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ، اشاعۃ السنۃ نمبر کیم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء (بحوالہ کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ: ۱۴۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے معاندین و مکفرین اور مکذبین کی گالیوں اور بدکلامیوں کا جواب بدکلامی سے نہیں دیا۔ البتہ حقیقت حال کو مختصر اور جامع الفاظ میں ایک جگہ یوں بیان فرمایا:-

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مُہر
یہ تو ہیں سب شکلیں ان کی ہم تو ہیں بس آئنہ دار“

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”گالیاں سُنکر دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار“

اس حقیقتِ حال کے سامنے اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مگر حیرت ہوتی ہے کہ بدکلامیوں اور گالیوں کی اتنی بڑی فہرست اور اسماء صفت (Adjectives) کا کتنا بڑا ذخیرہ ان کے پاس ہے۔ بہرحال ان بدکلامیوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا کلام سے عربی کا ایک مقولہ یاد آجاتا ہے کہ:-

”اَلْمَرْءُ یقیسُ علٰی نَفْسِہٖ یعنی انسان دوسرے کو اپنی طرح قیاس کر لیتا ہے۔

اسی طرح ایک اور عربی کا مقولہ ہے:-

کُلُّ اِناءٍ یَتَرَ شَّحُ بِمَا فِیْہِ. یعنی ٹپکتا وہی کچھ ہے جو برتن کے اندر ہوتا ہے۔

اس ذخیرہ کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی مخالف اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو جھانکیں تو وہاں خیر اور بھلائی کا ذخیرہ اس کو دکھائی دیگا۔ چنانچہ اسلام کی خوبی اور اس کے اثر سے انسان کے دین کا کمال یوں بیان فرمایا کہ:-

”اس کی ہر یک قوت میں دین کی چمک نظر آوے اور ہر یک فطرتی طاقت اس کی ایک دین کا چشمہ ہو جاوے اور وہ قوتیں یہ ہیں:-

عقل، عفت، شجاعت، عدل، رحم، صبر، استقامت، شکر، محبت، خوف، طمع، حزن، غم، ایثار، سخاوت، ہمت، حیا، سخط، غضب، اعراض، رضا، شفقت، تذلل، حمد، ذم، امانت، دیانت، صدق، عفو، انتقام، کرم، جود، مواسات، ذکر، تصور، مروت، غیرت، شوق، ہمدردی، حلم، شدت فہم، فراست، تدبیر، تقویٰ، فصاحت، بلاغت، عمل جوارح، ذوق، اُنس دعا، نطق، ارادہ، تواضع، رفق، مدارات، تحسّن، وفا، حسن عہد، صلہ رحم، وقار، خشوع، خضوع، زہد، غبطہ، ایجاد، معاونت طلب تمدن، تسلی، شہادت صدق، رضا بقضا، احسان، توکل، اعتماد، تحمل، ایفاء عہد، تبتل، اطاعت، موافقت، مخالطت، مخالطت، عشق، فنا نظری، تطہر، فکر، حفظ، ادراک، بغض، عداوت، حسرت، اخلاص، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، جہد، توبہ، ندامت استغفار، بذلِ روح، ایمان، توحید، رویا، کشف، سمع، بصر، خطرات۔ یہ تمام قوتیں انسان میں بھی پائی جاتی ہیں اور کوئی دوسرا جاندار ان میں شریک نہیں۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۰، ست بچن صفحہ: ۲۷۰)

ایک اور جگہ کچھ اور صفات کا ذکر یوں بیان فرمایا کہ:

''اخلاقِ فاضلہ جو حقیقتِ انسانیہ ہے تمام وہ خواصِ اندرونی ہیں جو نفسِ ناطقہ انسان ہیں پائے جاتے ہیں جیسے عقل، ذکا، سُرعتِ فہم، صفائی ذہن حسنِ تحفظ، حسنِ تذکر، عفت، حیا، صبر، قناعت، زہد، تورع، جوانمردی، استقلال، عدل، امانت، صدق لہجہ، سخاوت فی محلّہ ایثار فی محلّہ کرم فی محلّہ مروت، فی محلّہ شجاعت فی محلّہ علو ہمت فی محلّہ علم فی محلّہ تحمّل فی محلّہ حمیت، فی محلّہ تواضع فی محلّہ ادب فی محلّہ شفقت فی محلّہ رافت فی محلّہ رحمت فی محلّہ خوف الٰہی محبت الٰہی انس باللہ انقطاع الی اللہ وغیرہ وغیرہ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوئم صفحہ:۱۸۰، طبع اوّل)

پھر فرماتے ہیں کہ:-

روحوں میں بہت سے خواص اور عجیب طاقتیں اور استعدادیں پائی جاتی ہیں جن کو قرآن شریف نے استیفا سے ذکر کیا ہے مثلاً اُن میں چند قوتیں اور استعدادیں یہ ہیں جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں:-

(۱) علوم اور معارف کی طرف شائق ہونے کی ایک قوت۔ (۲) علوم کو حاصل کرے کی ایک قوت۔ (۳) علوم حاصل کردہ کے محفوظ رکھنے کی ایک قوت۔ (۴) محبت الٰہی کی ایک قوت۔ (۵) لذتِ وصال الٰہی اٹھانے کی ایک قوت۔ (٦) مکاشفات کی ایک قوت۔ (۷) مؤثر اور متاثر ہونے کے یا یوں کہو کہ باہم عامل اور معمول ہونے کی ایک قوت۔ (۸) تعلق اجسام قبول کرنے کی ایک قوت۔ (۹) تخلق باخلاق اللہ کی ایک قوت۔ (۱۰) مورد الہام الٰہی ہونے کی ایک قوت۔ (۱۱) بسطی و قبضی حالت پیدا ہونے کی ایک قوت۔ (۱۲) معارف غیر متناہیہ کے قبول کرنے کی ایک قوت۔ (۱۳) رنگین برنگ تجلی الوہیت ہونے کی ایک قوت۔ (۱۴) عقلی قوت جس سے امتیاز حسن وقبح اُن پر ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۵) بقائے اثر وقبول اثر کی ایک قوت بمقابلہ اپنے اجسام متعلقہ کے۔ (۱٦) اقرار بوجود خالق حقیقی کی ایک قوت۔ (۱۷) اجسام کے ساتھ اور اُن کے اشکال خاصہ کے ساتھ مل کر بعض نئے خواص کے ظاہر کرنے کی قوت۔ (۱۸) ایک قوت کشش باہمی جس کو مقناطیسی قوت کہنا چاہئے۔ (۱۹) ابدی طور پر قائم رہنے کی ایک قوت۔ (۲۰) جسم مفارق کی خاک سے ایک خاص تعلق رکھنے کی قوت جو کشفی طور پر اربابِ کشف قبور پر ظاہر ہوتی ہے۔ (سُرمہ چشمۂ آریہ صفحہ:۱۹۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو جھانکیں اور آپ کے ذخیرہ کو دیکھیں تو وہاں خوشبوؤں کے ڈھیر اور پیار و محبت کے انبار نظر آتے ہیں۔ اور وہاں سے وہی کچھ ٹپکتا ہوا دکھائی دیتا ہے جو وہاں موجود ہے۔

بھلا تاریکی اور ظلمات کے فرزندوں کے مٹکوں میں خیر کثیر کہاں ہو سکتی ہے۔ وہاں تو شرِ کثیر کا بسیرا ہے۔ جبھی تو فرق کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا ہے۔ اپنے بھیجے ہوئے برگزیدوں اور اُن کے بالمقابل بدنصیبوں میں فرق کرنے کے لئے بہت سارے پیمانے خود اللہ تعالیٰ نے بتا دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک معمولی پیمانہ کا کچھ ذکر کیا گیا ہے کہ کِس فریق کے پاس کِس چیز کا ذخیرہ ہے تا کہ كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرُ شَّحُ بِمَا فِيْهِ کے ذریعہ ظاہر ہو جائے اور ''خیر کثیر'' کیا چیز ہے۔ اس کا ذخیرہ تو دور کی بات ہے۔ اس کا ادراک بھی اُن مکذبین کو نہیں ہوتا اور خیر کثیر کیا چیز ہے اس بارہ میں کیا لطیف مضمون خدا تعالیٰ کے پیارے نے بیان فرمایا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

جیسا کہ فرمایا ہے یؤتی الحکمۃ من یشآء و من یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً۔ یعنی خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کی خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پا لیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحر محیط کے رنگ میں ہیں جو کلامِ الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائق حقہ ان کے نفس آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں ان پر منکشف ہوتی رہتی ہیں۔ اور تائیدات الٰہیہ ہر یک تحقیق اور تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان ان کے لئے میسر کر دیتی ہیں جس سے بیان ان کا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا

اور نہ کچھ غلطی واقعہ ہوتی ہے۔ سو جو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف ونکات وادلّہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے مرتبہ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارقِ عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائیدِ صمدی ان کی پیش رو ہوتی ہے۔ اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوارِ قرآنی اُن پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دودآمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے اور یہ علوم و معارف جو اُن کو عطا ہوتے ہیں جن سے ذات اور صفاتِ الٰہی کے متعلق اور عالمِ معاد کی نسبت لطیف اور باریک باتیں اور نہایت عمیق حقیقتیں ان پر ظاہر ہوتی ہیں یہ ایک روحانی خوارق ہیں کہ جو بالغ نظروں کی نگاہوں میں جسمانی خوارق سے اعلیٰ اور الطف ہیں بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ عارفین اور اہل اللہ کا قدر و منزلت دانشمندوں کی نظر میں انہیں خوارق سے معلوم ہوتا ہے اور وہی خوارق ان کی منزلت عالیہ کی زینت اور آرائش اور ان کے چہرہ صلاحیت کی زیبائی اور خوبصورتی ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ علوم و معارفِ حقہ کی ہیبت سب سے زیادہ اُس پر اثر ڈالتی ہے اور صداقت اور معرفت ہر یک چیز سے زیادہ اس کو پیاری ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ: ۴۴۵، طبع اوّل)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خیر کثیر کا وارث بنائے آمین۔

Crash Plastic
Use the Natural Products
SPARK
Nature Products
Disposable Plates and Cups

کوئز کمپیٹشن برائے
اطفال الاحمدیّہ

(جنوری، فروری کی اشاعت سے بِاجازت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیّہ بھارت اطفال کے لئے کوئز کا ایک دلچسپ پروگرام شروع کیا جاچکا ہے۔ ہر مہینہ کی اشاعت میں چند سوالات دئے جا رہے ہیں۔ مسلسل جوابات ارسال کرنے والے اطفال جن کے صحیح جوابات کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیّہ و اطفال الاحمدیّہ کے موقعہ پر سند اور انعامات دئے جائیں گے۔ اسی طرح صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیّہ نے اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو اجتماع کے موقعہ پر مجلس کی طرف سے سفر خرچ دیکر بلانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں ایسے تین خوش نصیب اطفال کے نام مع فوٹو مشکوٰۃ میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ ادارہ)

سوالات

(۱) قرآن کریم کی کونسی سورتیں انبیاء کے نام سے ہیں؟ جواب:........................

....

(۲) قرآن کریم میں کس صحابی کا نام آیا ہے؟ جواب:........................

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن پیدائش کیا ہے؟ جواب:........................

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عمر میں نبوت کا دعویٰ کیا؟ جواب:........................

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم کا نام کیا تھا؟ جواب:........................

(۶) جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام کب شروع ہوا؟ جواب:........................

(۷) حضرت مسیح موعودؑ کی تین کتب کا نام بتائیں۔ جواب:........................

....

(۸) ہندوستان کے Finance Minister کا نام کیا ہے؟ جواب:........................

....

(۹) ٹیلی وژن کس نے ایجاد کیا ہے؟ جواب:........................

(۱۰) انسان کے جسم میں کتنی ہڈیاں ہوتی ہیں؟ جواب:........................

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد: عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK * IRELAND * FRANCE * USA *
* AUSTRALIA * NEW ZEALAND *
* MALAYSIA * SWITZERLAND * CYPRUS *
* SINGAPORE * CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At.....

PROSPER OVERSEAS
We Build Your Career

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

رجسٹر بیعت و اسماء ابتدائی مبایعین

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۸۸۲ء میں ماموریت کا پہلا الہام ہو چکا تھا چونکہ ابھی بیعت لینے کے لئے ارشادِ خداوندی نہیں ہوا تھالہذا آپؑ اس امر سے رُکے رہے ۱۸۸۸ء میں آپ کو یہ الہام ہوا اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اس الہام کو آپؑ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں شائع فرمایا۔ ازاں بعد اشتہار تکمیل تبلیغ و گذارش ضروری کے ذریعہ ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو بیعت کی دس شرائط فرمائیں نیز فرمایا کہ جو شخص بیعت کرنا چاہتا ہے وہ استخارہ مسنونہ کے بعد حاضر ہو۔ حضور اقدس علیہ السلام نے ۴/مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی ''یہ سلسلہ بیعت متقیوں کے ایک گروہ کے جمع کرنے کے لئے ہے تا یہ بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور وہ اسلامی کاموں کو انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔''

چنانچہ ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کے مُبارک روز حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان بمقام لدھیانہ نیا محلّہ (مشیناں والی گلی) نزدیک لوکل بس سٹینڈ حضور علیہ السلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا پہلے دن ۴۰ خوش نصیب افراد نے بیعت کی جن کے اسماء رجسٹر بیعت کے مطابق ذیل میں درج ہیں:-

نوٹ:- اسماء مبایعین محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم.اے. مؤلف اصحابِ احمد قادیان کے مضمون مندرجہ ماہنامہ اخبارِ احمدیہ لنڈن مارچ اپریل ۸۹ء سے شکریہ کے ساتھ تحریر کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور۔ (۲) میر عباس علی صاحب لدھیانہ۔ (۳) منشی ہاشم علی صاحب سنور ریاست پٹیالہ۔ (۴) محمد حسین صاحب مُراد آباد۔ (۵) مولوی عبد اللہ صاحب خوست یا چارسدہ۔ (۶) منشی الہٰ بخش صاحب لدھیانہ۔ (۷) نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ (۸) قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ۔ (۹) حافظ حامد علی صاحب ولد فتح محمد تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور۔ (۱۰) میر عباد علی صاحب لدھیانہ۔ (۱۱) عبد اللہ ولد کریم بخش سنور محلّہ تنبواں ریاست پٹیالہ۔ (۱۲) میر عنایت علی ولد میر ولایت علی لدھیانہ محلّہ صوفیاں۔ (۱۳) شہاب دین ولد متاب دین تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور۔ (۱۴) شیخ نور دین ولد شیخ جان محمد قصبہ بنت ضلع مظفر نگر۔ (۱۵) صالح محمد خان ولد عمر بخش خان مالیرکوٹلہ۔ (۱۶) عبد الحق خلف عبد السمیع لدھیانہ محلّہ رنگریزاں۔ (۱۷) محمد یوسف ولد کریم بخش سنور محلّہ تنبواں ریاست پٹیالہ۔ (۱۸) محمد بخش ولد عبد اللہ لدھیانہ محلّہ ہٹریاں۔ (۱۹) چانن شاہ ولد گلاب شاہ اکبر پور ضلع مالیرکوٹلہ۔ (۲۰) میراں بخش ولد بہادر خان کبیر ریاست پٹیالہ۔ (۲۱) علی محمد ولد احمد شاہ۔ (۲۲) رام سنگھ ولد نندا کوٹلہ مالیر۔ (۲۳) نبی بخش ولد رانجھ کھیرو ریاست پٹیالہ۔ (۲۴) علی محمد ولد گلاب خان کھیرو ریاست پٹیالہ۔ (۲۵) مولوی فتح علی ولد فضل دین موضع دہانا نوالی تحصیل سیالکوٹ۔ (۲۶) منشی روڑا ولد جیون کپورتھلہ محلّہ قصاباں۔ (۲۷) رحیم بخش ولد کریم بخش سنور محلّہ خوشابیان پٹیالہ۔ (۲۸) حشمت اللہ ولد فیض بخش سنور ریاست پٹیالہ محلّہ ملاناں۔ (۲۹) محمد بخش ولد عبد الرحیم سیالکوٹ خاص۔ (۰۳) علی محمد ولد اللہ بخش سنور محلّہ مجاروں (پٹیالہ)۔ (۳۱) ابراہیم ولد منشی اللہ بخش سنور ریاست پٹیالہ محلّہ تنبواں۔ (۳۲) محمد ابراہیم ولد منشی کریم بخش سنور محلّہ تنبواں۔ (۳۳) ولی محمد ولد عبد اللہ پٹیالہ محلّہ ڈیک بازار۔ (۳۴) احمد حسن خلف محمد اکبر ایضاً محلّہ بارودی خورد۔ (۳۵) خلیفہ محمد عیسیٰ ولد میانجھی فضل علی سنور پٹیالہ محلّہ ملانان۔ (۳۶) جان محمد ولد رولدو پٹیالہ بارہ دری خورد۔ (۳۷) خدا بخش ولد درگاہی پٹیالہ قریب دروازہ تیرانوالہ۔ (۳۸) مرزا سعادت بیگ ولد مرزا رستم بیگ سامانہ علاقہ پٹیالہ محلّہ اندرکوٹ۔ (۳۹) مرزا محمد یوسف بیگ ولد مرزا رستم بیگ عرف امام گڑھ۔ (۴۰) مرزا ابراہیم بیگ ولد مرزا یوسف بیگ عرف امام گڑھ)

جماعت احمدیہ کرناٹک کا پہلا شہید

(بشارت احمد مسرور ناگنڈ دیودرگی)

میرے والد محترم شہید کا نام محمد مبشر احمد صاحب ناگنڈ وطن دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک جنوبی ہند ہے سرکاری کاغذات میں میرے والد مرحوم کی تاریخ پیدائش یہ ہے۔ ۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء۔ پیدائشی احمدی تھے۔ میرے دادا جان کا نام محترم شیخ سیراں صاحب مرحوم ناگنڈ وطن دیودرگ ضلع رائچور رہے۔

ہمارے خاندان کے بزرگ اور میری والدہ محترمہ فرماتے ہیں کہ دیودرگ میں سب سے پہلے احمدی محترم ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب آف حیدرآباد سکندرآباد سرکاری ہسپتال دیودرگ میں بطور میڈیکل آفیسر کام کرتے تھے۔ اُن کی تبلیغ سے دیودرگ میں احمدیت کا پودا لگا۔ اُن خوش نصیب انسانوں میں سے میرے دادا محترم بھی آغوش احمدیت میں آئے۔ تادم آخیر احمدیت پر قائم رہے۔ محترم دادا جان مرحوم کے 4 لڑکے اور 3 لڑکیاں ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) محمد عبد الکریم صاحب ناگنڈ دیودرگی۔ (۲) محمد عبد الرحیم صاحب دیودرگی۔ (۳) محمد عبد اللہ حلیم صاحب دیودرگی۔ (۴) بڑی لڑکی کا نام محترمہ ناظمہ صاحبہ۔ (۵) دوسری لڑکی کا نام حاجرہ بیگم صاحبہ۔ (۶) تیسری لڑکی نور جہان بیگم۔ (۷) محمد مبشر احمد صاحب شہید میرے والد مرحوم سب سے چھوٹے تھے۔ اور بقیہ لڑکے احمدیت کے دیوانوں کے نام سے آج بھی جانے جاتے ہیں۔ آپ چاروں بھائی میرے والد مرحوم سمیت وفات پا گئے ہیں۔ البتہ میری دادی محترمہ چاند بی صاحبہ میرے والد صاحب کی شہادت کے وقت باحیات تھی۔ اور کچھ عرصہ بعد میری دادی جان صاحبہ بھی وفات پا گئی۔

میرے والد محترم کا وصف اعلیٰ یہ تھا کہ وہ بچپن سے کم سخن و نوش مزاج اور جانثار احمدی تھے۔ اور ہمیشہ احمدیہ سوسائٹی میں خود بھی رہتے اور سب کو رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ برقی میں انجینئر کے عہدہ پر ریٹائیر ہوئے۔

دوران ملازمت ریاست کرناٹک کے کئی مقامات پر اُن کا تبادلہ عمل میں آیا۔ وہ جہاں بھی رہے فدائی احمدیت ثابت ہوئے۔ میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ایک عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور جماعت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ہمارا زیادہ عرصہ ضلع بلہاری میں گزرا جو پانچ چھ سال سے کم نہ تھا۔ محترم محمد یوسف صاحب زیروی بھکشو جو 313 درویشوں میں سے ہیں۔ آپکا عیال بھی ایک عرصہ دراز تک ہمارے ہاں رہا۔

محترم مولوی صاحب کی قیادت میں میرے والد محترم تبلیغ کا کام مؤثر انداز میں چلاتے رہے۔ یہاں تک کہ احمدیت کا پودا ضلع بلہاری میں لگا اور آج یہ پھلتے پھولتے ایک اچھی مخلص جماعت بن گئی ہے۔ ہم نے محترم والد صاحب مرحوم کو اکثر یہ کہتے سُنا کہ احمدیت کی تبلیغ کے مواقع دوران ملازمت یوں ملتے رہتے ہیں کہ بوجہ ملازمت اہم وقت ملازمت میں گزر جاتا ہے۔ اور باقی بچا ہوا وقت تبلیغ میں صرف ہوتا ہے۔ جب ہم ریٹائیر ہو جائیں گے تبلیغ کے لئے پورا وقت دیں گے۔ محترم والد صاحب مرحوم کی دلی خواہش تھی کہ اُن کا ٹرانسفر کسی ایسی جگہ ہو جہاں جماعت احمدیہ قائم ہو۔ بعد کوشش کے وہ یادگیر آئے اور یہاں جماعت احمدیہ یادگیر سے منسلک رہے۔ اور نظام جماعت کی پوری پابندی کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ اور اس سے غافل نہیں تھے۔ دوران ملازمت آپ نے کئی تبلیغی دورے بھی کئے اور جماعت احمدیہ یادگیر کے وفد کے ساتھ بھی تبلیغی دوروں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ اور تبلیغی دورے کرنے میں ایک فخر سا محسوس کرتے تھے۔ چار یا پانچ سال مستقل یادگیر میں رہنے کے بعد ترقی پر موضع گریٹگال جو یادگیر کے قریب ہی ہے۔ تبادلہ ہوا۔ اور پھر وہیں سے آپ ریٹائیر ہوئے۔ اور بعد ازاں اپنا مسکن تیماپور بنایا۔ چونکہ میرے نانا مرحوم محترم احمد حسن صاحب سعیدی وکیل آخری لمحات میں سے گزر رہے تھے۔ ان کی خدمت اور عیادت کرنا ضروری تھا۔ لہذا گہری سوچ و فکر کے بعد ہی منتقل ہو گئے۔

اور پھر بعد سکونت تیماپور احباب جماعت احمدیہ تیماپور نے انہیں صد سالہ جشن تشکر کمیٹی کا صدر منتخب کیا اور وہ اس کام میں ایسے محو ہو گئے کہ رات اور دن اسی کام میں مصروف رہے۔ اور خاکساری میں تو بس انتہا ہی کر دی۔ ہر چھوٹے اور بڑے نوجوانوں اور یہاں تک کہ بچوں سے کچھ اس طرح ملتے تھے کہ سوال کرنے والا انہیں دیکھ کر بغیر کسی جنبش زبان کے ان سے جواب پاتا تھا۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے مرکز کی ایماء پر انہیں نئی جماعت ہائے احمدیہ گونال و آما پور متعلقہ مشورا پور کا نائب صدر نامزد فرمایا تھا۔ جوں ہی اسکی اطلاع محترم والد صاحب کو ملی اُن سے ہی کہتے سنا کہ مجھ میں کچھ بھی اہلیت نہیں مجھے اتنا بڑا عہدہ اور اعزاز کیوں؟ کیا میں جماعت کی نگرانی کر سکونگا۔ اگر کچھ لغزش ہو گی تو میں

اپنے خدا کو کیا جواب دوں گا۔ یہ اُن کا ایمان اور احمدیت پر یقین تھا۔

شہادت سے کچھ عرصہ پہلے ابا جان محترم نے مکرم عنایت الرحمٰن صاحب متھا پور تیما پور اور مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ جو رشتے میں میرے نانا ہوتے ہیں۔ جنہیں مرکز سے سزا ہو چکی تھی، بڑی کوشش کی اور اُن دونوں سے معافی نامہ بھجوایا اور صُلح صفائی کروائی۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کو متحد رہنے کی اکثر تلقین کیا کرتے تھے۔ اور احباب جماعت سے بے حد ہمدردی اور دلی تڑپ رکھتے تھے۔ جب کوئی احمدی جماعت احمدیہ تیما پور میں آتا تو سب سے پہلے مہمان نوازی کا شرف حاصل کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ اور سلسلہ کے بزرگان و مبلغین کرام سے تو خاص محبت و بے انتہا خلوص رکھتے۔ اور مہمان نوازی کر کے ایسا محسوس کرتے تھے کہ وہ کروڑوں کی دولت کمانے جا رہے ہیں۔ اور اُس دن خوب ہشاش بشاش رہتے تھے۔ صد سالہ جشن تشکر کی تقریب کے پیشوایان مذاہب کے اجلاس میں محترم والد صاحب مرحوم نے ایک ایسی برجستہ تقریر کی جو سوانح کرشن پر مبنی تھی یہ تقریر جو احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی تھی۔ جو تقریباً ہزار ہندو بھائیوں کے مجمع میں کی گئی جس سے جماعت احمدیہ کے تعلق سے محبت کا سرچشمہ ان کے دلوں میں پھوٹ پڑا۔ آپ کی اس تقریر پر ایک جوش و ولولہ پیدا ہوا۔ جو آپ کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔ اور ہزاروں نعرہ تکبیر بلند ہوئے۔ اور لوکل اخبارات نے یہاں تک لکھا کہ اس قسم کی تقریبات اکثر منائی جائیں تو ہندوستان کی قومی یکجہتی کے لئے موثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ غیر از جماعت ہندو احباب نے اچھے جذبات سے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

جشن تشکر کی کامیاب تقریبات کے بعد دن بدن مسلمان جماعت احمدیہ سے نزدیکی و پیار و محبت کے بدلے نفرتوں میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اور ہر طرح سے ستانا ظلم ڈھانا ان کا شیوہ بن گیا تھا اور دن بدن مخالفت بڑھتی گئی مگر شہید والد صاحب محترم کبھی پژمردہ نظر نہیں آئے تھے۔ اس شدید مخالفت کے دوران ایک احمدی عورت کا انتقال ہوا میت کے کفن و دفن کے سلسلہ میں بھاگ دوڑ شروع ہوئی ہر طرف سے ہراس و پریشانی لاحق تھی دُشمن مسجد کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے پورے ساز و سامان سے لیس ہو کر جماعت احمدیہ کے احباب کا انتظار کر رہے تھے کہ جوں ہی یہ ڈولی لئے مکہ مسجد تیما پور میں احمدی احباب اندر آئیں تو ان پر حملہ کیا جائے۔ اس نازک وقت کو بھانپ کر پولیس اسٹیشن میں 29-6-1990 کو درخواست دی گئی اور دوسرے دن 30-6-1990 صبح پولیس انسپکٹر کی سرکردگی میں جماعتی ذمہ دار احباب سے گفتگو کر کے جب مسجد کے احاطہ میں احمدی احباب داخل ہوئے تو غیر از جماعت عام مسلمانوں کی طرف سے ایک طوفان بے تمیزی اُمنڈ آیا۔ اور میرے والد محترم پر جو ہر ہمیشہ جماعتی کاموں میں آگے ہی آگے رہتے تھے۔ وقت کو غنیمت جان کر دشمنوں نے وار پر وار کیا۔ 60 سالہ میرے والد بزرگوار جو فدائی احمدیت تھے۔ لکڑیوں اور پتھروں کا نشانہ بنائے گئے زخمی ہو کر احاطہ مسجد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی ناک سے خون کے فوارے بہہ رہے تھے۔ تو آخری مرتبہ یہی کہہ رہے تھے۔ میری فکر چھوڑ و باقی مسجد میں احمدی احباب کو بچالو۔

محترم والد صاحب نے خاکسار سے کہا بیٹے تم بہادر ہو فکر نہ کرو ظالموں کے ہاتھوں کو روکو دشمن گھروں پر پتھر برسا رہا ہے جاؤ عورتوں کی حفاظت کرو مجھے کچھ نہیں ہوا۔ یہی کہہ رہے تھے کہ ذرا غنودگی سی چھا گئی اور ایک لمحہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلوالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور اپنے پیچھے امی جان اور چار بہنیں اور تین بھائیوں کو اس غم و پریشانی میں چھوڑ گئے ایک چھوٹی بہن، تینوں بھائی ابھی کم عمری میں تھے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ پر پورا و کامل بھروسہ ہے کہ مولا کریم ہمیں بھی ضائع نہیں کرے گا۔

احباب جماعت کے لئے ایک ازدیاد ایمان کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے کہ خاکسار نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو ایک چٹھی جو کہ 18-9-86 کو لکھی گئی تھی (پیارے حضورؒ کی چٹھی پیش خدمت ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لندن۔ 18-9-1986

پیارے بشارت احمد مسرور صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

آپ کا خط مورخہ 7-8-86 موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے آپ کے پرخلوص جذبات عقیدت کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جان و مال اخلاص ایمان غیرت اور نیک اعمال

میں بہت برکت دے۔ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب فرمائے غازی بنا کر زندہ رکھے اور شہادت کا مرتبہ عطا کرے آپ کی جملہ نیک خواہشات اور مقاصد کو قبول فرمائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آپ کے والدین بہن بھائیوں پر بہت بہت فضل فرمائے۔ میری طرف سے تمام افراد خانہ کو محبت بھرا اسلام کہدیں۔

والسلام
خاکسار
دستخط
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

خاکسار بھی والد صاحب مرحوم کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔ اور خاکسار نے بھی اُس طوفان بے تمیزی کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا پھر شدید زخمی ہوا۔ اور پولیس اپنی نگرانی میں گورنمنٹ شولا پور ہسپتال سے نکال کر ڈسٹرکٹ ہسپتال گلبرگہ میں علاج کے لئے لے گئی۔ اور پھر یہ افواہ پھیلی کہ خاکسار (بشارت احمد مسرور) گلبرگہ ہسپتال میں فوت ہوا ہے۔

جب میرے بڑے بھائی مکرم ثاقب احمد صاحب اور میرے چھوٹے بھائی مکرم مجیب احمد عارف نے پولیس سے صحیح رپورٹ چاہی تو وائرلیس کے ذریعہ معلوم ہوا کہ افواہ غلط ہے۔ اور پھر پولیس نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ گاؤں کی گلی کوچہ میں یہ اعلان کیا کہ بالکل افواہ غلط ہے اور بشارت احمد مسرور روبہ صحت ہو رہا ہے۔ تو خاکسار خلیفۃ وقت کی دعاؤں کے بدولت غازی بن کر نکلا۔

میرے والد صاحب شہید کا ذکر حضورؒ نے اپنے خطبہ جمعہ ۹ رجولائی ۱۹۹۹ء میں فرمایا ہے اس موقع پر میری پیاری امی جان صاحبہ کا بھی ذکر بہت ضروری ہے جب کہ والد صاحب کی شہادت کے وقت میری والدہ صاحبہ صدر لجنہ تیماپور تھیں ۱۴ یا ۱۵ سال تک یہ صدر رہی ہیں میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بہت نیک اور بہت ہی ہمدرد ایک دوسرے کا خاص خیال کرنے والی تھیں اور ہر بار جلسہ سالانہ قادیان پر جاتی رہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قادیان آمد پر جلسہ سالانہ میں اپنے پورے خاندان کے ساتھ حضور انورؒ کو ملیں اور شہادت کے واقعات پر حضورؒ نے ہم سب کو تسلی دی اور ہمیشہ خلافت سے انکا اور بچوں کا گہرا تعلق رہا ہے۔

اور جب بھی یہ بیمار ہوتیں تو فوراً پیارے حضور انور کو دُعا کی فیکس اپنی صحت کی یا پھر بچوں کی دیتی تھیں۔ والدہ صاحبہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں اور جماعتی کاموں میں ہمت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیتی تھیں تقریباً ۱۴-۱۵ سال تک صدر لجنہ اماء اللہ کے فرائض انجام دیتی رہیں اور یہاں کی لجنہ کو فعال کرنے میں آپ کا بہت ہی بڑا ہاتھ رہا ہے شادی کے موقع پر غیر احمدیوں کی لڑکیوں پر بھی بہت مدد کرتی تھیں۔ اور اس طرح بیوائیں اور کمزور و بوڑھی عورتیں ہمیشہ ہمارے گھر آجاتی تھیں اور انکو جو بھی دینا ہوتا تھا دیتیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور آپا جان صاحبہ سے جلسہ سالانہ قادیان پر مکان پر ملاقات کے لئے جاتی تھیں اور صاحبزادہ صاحب مرحوم جب بھی حیدرآباد تشریف لاتے تو فوراً تیماپور سے ملاقات کے لئے حیدرآباد جاتی تھیں۔ انکے والد صاحب مرحوم میرے نانا جان محترم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل بہت بڑے وکیل تھے حضرت میاں صاحب مرحوم کے ساتھ اُن کے بہت ہی قریبی تعلقات تھے۔

ہماری والدہ صاحبہ میں ہمارے والد صاحب شہید جیسی ایک خاص بات یہ تھی کہ مرکز مقدس قادیان سے جو بھی انسپکٹر یا نمائندہ آتا انکا ہر لحاظ سے تعاون کرتی تھیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُس پر اے دل تو جاں فدا کر

میری والدہ صاحبہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی وفات 20-9-06 رات 2:00 بجے ہوئی اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار کی والدہ نے والد صاحب شہید کے بعد چار بچوں کی شادی کی اور ہم 4 بہنیں اور 3 بھائی ہیں اور سب کے سب صاحب اولاد ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ثاقب احمد ناگنڈ دیودرگی کو ایک لڑکا اور تین لڑکیاں ہیں۔ خاکسار کی دو لڑکیاں ہیں اور وہ دونوں وقف نو میں شامل ہیں اور 3 لڑکے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم مجیب احمد عارف کو 2 لڑکے ہیں۔ اس طرح سے شہید مرحوم کی اولاد میں اللہ نے برکت دی ہے۔

غیر احمدی اور ہندو عورتیں ہمارے گھر میں اپنی تکلیف سناتی تھیں اور آپ اُن کی بھی مدد کرتی تھیں۔ انکی وفات پر محلّہ کے ہر مکان سے بچے، بڑے، عورتیں سب کے سب آنسو بہا رہے تھے۔ انکے جنازے میں بڑی تعداد میں لوگ شریک

تھے۔ مورخہ 21-9-06 ٹھیک چار بجے دن انکو احمدیہ قبرستان تیماپور میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ ہر جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ باقاعدگی سے غور سے دیکھتی تھیں۔ ایم.ٹی.اے. کے پروگرام پر ایم.ٹی.اے والوں کو دعائیں دیتیں تھیں۔

اپنے چھوٹے چھوٹے پوتے اور پوتیوں کو ساتھ لیکر توجہ سے حضور کی تصویر بتایا کرتی تھیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ دونوں مخلص ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سب سے جدا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مبارک مبارک مبارک مبارک
خلافت کے سو سال تم کو مبارک
(جمیل الرحمن صاحب، ہالینڈ)

خلافت جوبلی نمبر کے لئے تصاویر

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اُن کے پاس اگر اپنی مجالس کی کارگردگی کی تصاویر ہوں جو قابل اشاعت ہوں تو وہ فوری طور پر دفتر مشکوٰۃ کو ارسال کریں تا کہ انہیں خلافت جوبلی کے موقعہ پر شائع ہونے والے خصوصی شمارہ کی رونق بنایا جاسکے۔ خصوصی طور پر بک اسٹال، طبی کیمپ، معززین کو جماعتی لٹریچر دیتے ہوئے وغیرہ جیسی تصاویر۔ اسی طرح مساجد، جماعتی مشن ہاؤسز، ہسپتال، اسکول وغیرہ کی تصاویر اگر ہوں تو وہ بھی ارسال کریں۔ ان تصاویر کی تفصیل پشت پر ضرور لکھیں۔ جزاکم اللہ۔

(منیجر مشکوٰۃ)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Best Compliment From
M. K. ABDUL KAREEM
JUBILEE HOUSE
MANNARKKAD

ملکی رپورٹیں

رپورٹ ڈینٹل کیمپ

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی پروگراموں کے تحت مورخہ 24 فروری 2008ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ بھارت کا مشترکہ فری ڈینٹل کیمپ قادیان دارالامان میں لگایا گیا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس کیمپ کا کامیاب انعقاد رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

اس کیمپ میں مریضوں کے معائنہ کے لئے ماہر ڈاکٹر صاحبان ڈاکٹر محمد نثار صاحب ڈینٹسٹ نور ہسپتال اور ڈاکٹر پرمجندر کور پڈا صاحبہ تشریف لائے۔ اس کیمپ کی افتتاحی تقریب صبح 10:00 بجے محترم ناظر صاحب اعلیٰ و صدر خلافت احمدیہ جوبلی کمیٹی کے زیر صدارت نور ہسپتال قادیان میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر محترم پریذیڈنٹ صاحب بلدیہ قادیان بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائے۔ اسی طرح درویشان کرام، ناظر صاحبان، نائب ناظر صاحبان، مقامی ڈاکٹر صاحبان اور دیگر شہر کے معززین بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ قادیان کے قرب و جوار کے تقریباً 35 دیہاتوں میں نوٹس و اعلانات کے ذریعہ تشہیر کی گئی تھی اور کثیر تعداد میں ضرورت مند احباب تشریف لائے۔ افتتاحی تقریب کے معاً بعد ڈاکٹر صاحبان نے مریضوں کا معائنہ فرمایا۔ اس فری ڈینٹل کیمپ کے ذریعہ 350 مریضوں کا OPD میں چیک اپ کیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان کے Prescription کے مطابق مناسب ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی تجویز کے مطابق 15 مریضوں کو ایک ماہ تک نور ہسپتال قادیان میں Treatment دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے اچھے اور دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور اس کیمپ کو جماعت کی نیک نامی کا باعث بنائے۔ آمین

رپورٹ آئی کیمپ

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی پروگراموں کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ بھارت کے زیر اہتمام مورخہ 14 فروری 2008ء بروز جمعرات تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں فری آئی کیمپ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

اس کیمپ میں مریضوں کے معائنہ کے لئے سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹرز ڈاکٹر وندنا (SMO Gurdaspur)، ڈاکٹر گورندر سنگھ اور ڈاکٹر سنجیو سیٹھی تشریف لائے۔ اس کیمپ کی افتتاحی تقریب صبح 10:30 بجے منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر محترم ایڈیشنل DC صاحب گورداسپور بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائے۔ اسی طرح درویشان کرام، ناظر صاحبان، نائب ناظر صاحبان، مقامی ڈاکٹر صاحبان اور دیگر شہر کے معززین بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ قادیان کے قرب و جوار کے تقریباً 65 دیہاتوں میں نوٹس و اعلانات کے ذریعہ تشہیر کی گئی تھی اور کثیر تعداد میں ضرورت مند احباب تشریف لائے۔ افتتاحی تقریب کے معاً بعد ڈاکٹر صاحبان نے مریضوں کا معائنہ فرمایا۔ اس فری آئی کیمپ کے ذریعہ 602 مریضوں کی آنکھ کا معائنہ کیا گیا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان کے Prescription کے مطابق مناسب ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔ اور جن مریضوں کو Lens کی ضرورت تھی انکے لئے مفت Lenses کا انتظام کیا گیا تھا۔ 30 مریضوں کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا تھا۔ سرکاری ہسپتال میں مورخہ 15 فروری کو 19 مریضوں کا آپریشن ہوا۔ باقی مریضوں کا آپریشن بعض ان کی کمزوریوں کے نتیجہ میں ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جن مریضوں کے آپریشن ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہے۔ آپریشن کے دن اور اس کے بعد ایک یوم تک مریضوں کے لئے کھانے کا انتظام دارالضیافت سے کیا گیا۔ نیز ضرورت مند مریضوں کے لئے بستر وغیرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ آئی کیمپ کمیٹی نے مریضوں کی عیادت کی۔ خدام نے آپریشن کے بعد مریضوں کو ان کے گھر تک Ambulance کے ذریعہ پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ اس فری آئی کیمپ کے اچھے و دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

رپورٹ یوم مصلح موعودؓ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم مصلح موعودؓ مورخہ 20 فروری 2008ء کو صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی پروگراموں کے تحت زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بمقام مسجد اقصیٰ بوقت 9 بجے منعقد ہوا۔ پروگرام ھذا میں مہمان خصوصی کے طور پر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان نے شرکت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل علماء کرام نے خطابات فرمائے۔

(۱) محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون

(۲) محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان
(۳) محترم مولانا زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء

اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختصر خطاب فرمایا۔ بعدہ صدر اجلاس نے چند نصائح فرما کر دعا کروائی۔ دعا کے بعد محترم صدر اجلاس و دیگر معززین نمائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں پر مجلس ھذا کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں پر ایک دیدہ زیب نمائش لگائی گئی تھی اس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کی آواز اور تصویر بذریعہ LCD دکھائی اور سنائی گئی۔ اس نمائش سے مستورات نے بھی بھرپور استفادہ کیا۔ یہ نمائش صبح نو بجے سے لیکر عصر تک لگائی گئی۔
اس کے علاوہ جملہ حاضرین کرام کے لئے شیرنی کا بھی انتظام تھا۔
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان کو خلافت جوبلی کے جملہ پروگراموں میں تندہی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کر مقبول خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کا کامیاب دورہ کیرلہ

مکرم محمد ایوب صاحب مبلغ انچارج کیرلہ رپورٹ بھجواتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم و محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد کا دورہ کیرلہ نہایت کامیاب رہا۔ آپ 10 رجنوری 2008ء کو قادیان سے کالیکٹ پہنچے۔ مورخہ ۱۲ رجنوری کو کیرلہ کے چھ زون کے امراء کرام سے خصوصی اجلاس ہوا۔ اصلاحی کمیٹی صد سالہ خلافت جوبلی سے متعلق پروگراموں کا جائزہ لیا گیا۔ ۱۳ رجنوری کو کالیکٹ میں منعقد خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ ۱۷ رجنوری کو منجیری میں نئی تعمیر شدہ مسجد اور دارالتبلیغ کا افتتاح فرمایا۔ ۱۸ رجنوری کو کرولائی میں مکرم ماسٹر محمد علی صاحب زونل امیر مالاپورم و نگران فضل عمر پبلک اسکول کرولائی میں منعقدہ سائنسی نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اسی روز جمعۃ المبارک حال ہی میں نئی تعمیر کی گئی وسیع عریض خوبصورت مسجد احمدیہ کالکوٹم کا خطبہ جمعہ کے ذریعہ افتتاح فرمایا۔ ۲۰ رجنوری کو ارناکلم زون کی ۸ جماعتوں کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی۔ محترم ناظر صاحب نے اڑاپرم میں زیر تعمیر مسجد کے کاموں کا معائنہ فرما کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ چیلاکرہ کے ایک تربیتی اجلاس میں خطاب فرمایا۔ اسی طرح الانلور، کوڈیاتھور، پینگاڑی، کینانور ٹاؤن، کینانور سٹی، کوڈالی میں تربیتی اجلاس منعقد ہوئے اور محترم ناظر صاحب نے ان اجلاسات میں مختلف موضوعات پر خطابات فرمائے۔ مورخہ ۳۰ رجنوری کو کیرلہ میں خدمت بجالانے والے مبلغین و معلمین کرام کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے پروگراموں کے سلسلہ میں محترم ناظر صاحب نے راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

صد سالانہ خلافت جوبلی پروگرام کے تحت اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کا تاریخی سفر دھلی لدھیانہ و ھوشیارپور

(رپورٹ از طاہر احمد چیمہ سیکرٹری پروگرام صد سالہ خلافت جوبلی جامعہ احمدیہ قادیان)

صد سالہ خلافت جوبلی کے تحت جامعہ احمدیہ قادیان کو جن پروگراموں کی منظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحمت فرمائی ہے اُن میں سے دہلی، لدھیانہ اور ہوشیار پور کا سفر بھی ہے۔ چنانچہ دو مختلف مواقع پر یہ سفر اختیار کئے گئے۔

سفر دہلی: مورخہ ۳۰ رجنوری ۲۰۰۸ء کو درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ کے طلباء اور پانچ اساتذہ محترم پرنسپل صاحب کی قیادت میں قافلہ قادیان سے دہلی روانہ ہوا۔ دہلی میں کل ۴ دن قیام ہوا۔ ان چار دنوں میں اساتذ و طلباء نے مختلف تاریخی مقامات دیکھے۔ ان مقامات کی تاریخی حیثیت محترم پرنسپل صاحب نے طلباء کو بتائے۔ جن اہم مقامات پر اساتذہ و طلباء گئے وہ اس طرح ہیں:-

قلعہ تغلق آباد (یہ وہی قلعہ ہے جہاں حضرت مصلح موعودؓ ۱۹۴۴ء میں اپنے اہل و عیال کے ہمراہ آئے تھے اور ایک مقام پر کھڑے ہو کر فرمایا ''میں نے پالیا'') کمل مندر (Lotus Temple) یہ جگہ بہائی فرقہ کی عبادت گاہ ہے۔ مقبرہ ہمایوں (اس مقبرہ میں خاندان مغلیہ کے ۱۰۰ سے زائد افراد کی قبریں ہیں)۔ مزار حضرت نظام الدین اولیاءؒ (یہاں ہر طلباء نے دُعا کی) مزار امیر خسرو، مزار مرزا غالب، مزار خواجہ بختیار کاکیؒ (۲۰۰۵ء میں اس مزار پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بھی تشریف لائے تھے)۔ مزار عبد الحق دہلویؒ۔ قطب مینار، انڈیا گیٹ (یہاں پر نماز جمعہ بھی ادا کی گئی) گاندھی

میموریل (یہاں طلباء نے وہ مقام بھی دیکھا جہاں اندرا گاندھی کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا)۔نہرو پلانٹوریم، پنڈت جواہر لال نہرو موزیم۔ جامع مسجد دلی، لال قلعہ (یہاں پر اساتذہ وطلباء نے "ligth and sound" پروگرام بھی دیکھا) اس پروگرام کو حضور انور نے بھی دورہ ہند ۲۰۰۵ء کے موقع پر دیکھا تھا اور پسند فرمایا تھا اس پروگرام میں مغلیہ دور کی مختلف جھلکیاں آواز اور روشنی کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں)

ورلڈ بک فیئر دلی (اس بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا اسٹال بھی لگا ہوا تھا۔طلباء نے اس بک فیئر میں بعض غیر احمدی احباب کو تبلیغ بھی کی اور بعض نے جماعتی لٹریچر تقسیم کیا)

سفر لدھیانہ ہوشیار پور: ۱۹ اساتذہ اور ۸۵ افراد پر مشتمل قافلہ محترم پرنسپل صاحب کی قیادت میں مورخہ ۱۸ر فروری کو دارالتبلیغ لدھیانہ روانہ ہوا۔ یہاں سب نے دارالبیعت کی زیارت کی۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد قافلہ ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوا اور اُس کمرے کو دیکھنے پہنچا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۴۰ دن تک شب و روز عبادات کیں اور ''مصلح موعود'' کی بشارت پائی۔ یہاں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد کیا گیا جس میں محترم پرنسپل صاحب نے تاریخی حقائق پر روشنی ڈالی۔عربی اور انگریزی زبان میں مختصر سمینار کا بھی انعقاد ہوا۔ واپس روانگی پر یہ قافلہ ''موضع آلمہ مغداں'' دیکھنے گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی والدہ اسی گاؤں کی تھیں۔ تمام تاریخی مقامات پر اساتذہ اور طلباء کو دُعاؤں کی توفیق ملی۔ اور الحمدللہ بخیر وخوبی یہ دونوں اسفار اختتام پذیر ہوئے۔

سالانہ تقریب جامعۃ المبشرین قادیان

(رپورٹ از عاشق حسین صاحب گنائی استاذ جامعۃ المبشرین قادیان)

الحمد للہ جامعۃ المبشرین کے تعلیمی سال 2007-08ء کی سالانہ تقریب ۱۷، ۱۸، ۱۹ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو منعقد ہوئی۔ مورخہ ۱۷ر دسمبر کو نماز تہجد کے ذریعہ پروگراموں کا آغاز ہوا۔ باقاعدہ افتتاحی تقریب ۱۰ بجے صبح مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ محترم صالح محمد الہ الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے بطور مہمان خصوصی کے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے سالانہ تقریب کی غرض وغایت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعدہ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنے خطاب میں درود شریف کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ درود شریف روحانی اور جسمانی بیماریوں سے علاج ہے۔ محترم ناظر صاحب تعلیم نے اپنے خطاب میں طلباء کو اس تعلیمی دور میں سبقت فی العلم کی روح پیدا کرنے کی توجہ دلائی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے صدارتی خطاب میں طلباء کو وقت کی قدر کرتے ہوئے حقیقی اور صحیح معنوں میں مبشر بننے کی تلقین کی۔ اس کے ساتھ اختتامی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں تین روز مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، پیغام رسانی، حفظ شرائط بیعت، مشاہدہ معائنہ اور ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، کبڈی، والی بال، شاٹ پُٹ، رسہ کشی، میوزیکل چیر کے مقابلہ جات ہوئے۔

چنئی بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کی شرکت

(رپورٹ از مکرم M بشارت احمد صاحب زونل امیر تاملناڈو نارتھ زون)

ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں واقع چنئی میں بڑے وسیع پیمانے پر The Book Sellers and Publishers Association of South India کی طرف سے 31ویں بُک فیئر کا اہتمام مورخہ ۴ تا ۱۷ر جنوری ۲۰۰۸ء تک چودہ دن رہا۔ اس بُک فیئر میں تقریباً 450 اسٹالز لگائے گئے۔ جماعت احمدیہ چنئی نے دو اسٹالز لئے تھے۔ ہمارے اسٹال میں انگریزی، اردو، تامل زبانوں میں مختلف کتب رکھی گئیں۔ نیز دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی بطور نمائش رکھے گئے۔ قرآن کریم کا تامل، ملیالم اور انگریزی ترجمہ بھی لوگوں نے خریدا۔

بُک فیئر میں پہلے دن کا افتتاح تاملناڈو کے وزیر اعلیٰ کرونا ندھی نے کیا۔ نیز ہمارے اسٹالز میں مختلف اخباری نمائندگان اور دیگر میڈیا والے تشریف لائے۔ ان چودہ دنوں میں مبلغین ومعلمین کرام اور ذیلی تنظیم سے منسلک انصار، خدام اور لجنہ نے بھی بڑے شوق سے ڈیوٹیاں دیں۔ اس بُک فیئر کے ذریعہ سینکڑوں لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز جماعت احمدیہ کے تعارف پر دس ہزار کے قریب پمفلیٹ مفت تقسیم کئے گئے۔

اجتماع واقفین نو تاملناڈو : رپورٹ مکرم ایم نعیم احمد صاحب زونل سکریٹری وقف نو تاملناڈو نارتھ زون۔

الحمدللہ مورخہ ۲۷/جنوری ۲۰۰۸ء کو چنئی میں تاملناڈو نارتھ زون کے واقفین نو کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم بشارت احمد صاحب زونل امیر نارتھ تاملناڈو نے کی۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم H مبارک احمد صاحب سکریٹری وقف نو چنئی نے استقبالیہ تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ عزیز کا اس موقعہ کے لئے ارسال کردہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ صدارتی خطاب میں محترم امیر صاحب نے واقفین کو مختلف تربیتی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور علماء سلسلہ کی تقاریر کے ذریعہ واقفین کو معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اختتامی اجلاس میں اجتماع کے مقابلہ جات میں شامل ہونے والے بچوں میں انعامات وسندات تقسیم ہوئیں۔

مرکزی وزیر حکومت ہند نے مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی

قادیان : (رپورٹ چوہدری عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ قادیان) مورخہ ۹/فروری ۲۰۰۸ء : مرکزی وزیر مملکت برائے صنعت جناب اشونی کمار صاحب دوپہر تین بجے محلّہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ سرائے طاہر میں موصوف کا شاندار استقبال کیا گیا اور ان کے اعزاز میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے کی۔ وزیر موصوف کے علاوہ جناب خوشحال بہل سابق وزیر حکومت پنجاب اور محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ نے جلسہ کو مخاطب کیا جب کہ اسٹیج سکریٹری کے فرائض محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ادا کئے۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے موقعہ کی مناسب سے تقریر فرمائی۔

وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ لوگوں نے جس رنگ میں میرا استقبال کیا اور میرے تئیں اپنے دلی نیک جذبات کا اظہار کیا میں اس سے بہت متاثر ہوں۔ میں اپنے آپ کو آپ کے درمیان پا کر فخر محسوس کرتا ہوں۔ جماعت میرے سپرد جو بھی کام کرے گی میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے اس سلسلہ میں بھرپور کاروائی و کوشش کروں گا۔ اس کے بعد موصوف مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور مزار مبارک پر دعا کی۔

بنگلور: رپورٹ از محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور۔ مورخہ ۱/جنوری بروز جمعہ محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم محمود احمد صاحب خادم افسر دارالضیافت بنگلور تشریف لائے۔ ہر دو بزرگان نے خدام، انصار و لجنہ کو وصیت کی طرف توجہ دلائی اور اپنی آمد کا مقصد بتایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 30 افراد جماعت نے نظام وصیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطبہ جمعہ میں خلافت احمدیہ جوبلی کے پروگراموں کی طرف توجہ دلائی اور جمعہ کے بعد خدام کی میٹنگ بھی بلائی۔ محترم مصدق احمد صاحب قائد علاقائی ساؤتھ کرناٹک نے تمام پروگراموں میں خصوصی تعاون دیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش:

مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے خاکسار کو اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ ماہ فروری میں صوبہ آندھرا میں دو دورے کرنے کی توفیق ملی۔ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ میٹنگ کرنے کی توفیق ملی۔ اور نائب قائدین کرام کو محترم صدر صاحب نے اپنے اپنے سرکلوں کو کارکردگی کے لحاظ سے فعال بنانے کے لئے مفید مشورے دئے نائب قائدین کرام خلافت احمدیہ جوبلی کے تحت اپنے اپنے سرکل میں منعقد ہونے والے تربیتی، تبلیغی و خدمت خلق کے پروگراموں کو سب احسن رنگ میں آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مساعیوں میں برکت ڈالے۔ آمین

رشی نگر: مکرم قائد صاحب رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ ۱۱/جنوری کو ایک مثالی وقار عمل کے ذریعہ برف باری کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیم جو کہ منقطع ہو چکی تھی کو دوبارہ بحال کیا۔ اس سکیم کو بحال کرنے کے لئے ۱۰ فٹ کی برف باری میں ۳۰۰ خدام کو ٦ کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑا۔ اسی طرح ۴/فروری کو وادی میں شدید برف باری شروع ہوئی جو کہ لگاتار پانچ دن تک جاری رہی۔ سڑکیں بند ہو گئیں۔ مکان دب جانے کا اندیشہ تھا۔ خدام نے کمر ہمت کس لی اور یہ گھر کی چھت سے برف

ہٹائی سڑکوں اور گلی کوچوں کو صاف کیا گیا اور جماعتی عمارات اسکول مساجد وغیرہ کی چھتوں سے سب خدام نے برف ہٹائی وقارعمل کے ذریعہ سے سب کے باغات سے بھی برف ہٹائی گئی۔

آسنور: ذاکر حسین نائک صاحب معتمد مجلس آسنور تحریر کرتے ہیں کہ ماہ فروری میں برف باری کی وجہ سے بند ہونے والے راستوں وگلیوں کو خدام نے وقارعمل کے ذریعہ صاف کیا۔ مستحقین میں -/4138 روپئے نقدی ایک کوئنٹل چاول اور کئی ضروری اجناس تقسیم کی گئیں۔

ناصر آباد: مکرم ریاض لون صاحب قائد مجلس ناصر آباد تحریر کرتے ہیں کہ ماہ فروری میں ایک تربیتی اجلاس اور دو وقارعمل مورخہ ۱۰ر فروری و ۱۹ر فوری کو ہوئے خدام نے ہر دو پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

بھدرواہ: مکرمہ قرۃ العین صاحبہ جنرل سکریٹری لجنہ اماء اللہ بھدرواہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۲ر فروری کو لجنہ اماء اللہ بھدرواہ کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعودؓ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر حضرت مصلح موعودؓ کے ایمان افروز واقعات کے موضوع پر مکرمہ زرّینہ منڈاشی صاحبہ نے کی۔ دوسری تقریر حضرت مصلح موعود کی صداقت کے موضوع پر مکرمہ نعیمہ صاحبہ نے کی۔ آخر پر صدر جلسہ مکرمہ مدثرہ فانی صاحبہ کی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

درج ذیل مجالس اور جماعتوں کے زیر انتظام منعقد ہونے والے جلسہ ہائے ''یوم مصلح موعود'' کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان جلسوں میں علماء کرام واحباب جماعت نے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آپ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا۔

برہ پورہ (مکرم سید محمد آفاق معلم)، رشی نگر (قائد مجلس)، ناصر آباد (قائد مجلس)، آسنور (قائد مجلس)، سملیہ (مکرم امجد علی معلم)، جڑچرلہ (قائد مجلس)، موسیٰ بنی مائنس (قائد مجلس)، پاکوڑ جھارکھنڈ (محمد اشرف حسین معلم) گلبرگہ (قائد مجلس) لجنہ اماء اللہ اٹارسی (صدر لجنہ اماء اللہ) سالی چوکہ MP (مکرم پرویز عالم مبلغ سلسلہ) چنتہ کنٹہ (نورالدین ناصر معلم سلسلہ) بالسو کشمیر (معتمد مجلس)، خانپور ملکی (مبین اختر صوبائی قائد)، سورب کرناٹک (قائد مجلس)، ہاری پاری گام (قائد مجلس)، سری نگر (معتمد مجلس) عثمان آباد (ارشاد احمد معلم سلسلہ) بھوبنیشور (سید فضل باری مبلغ سلسلہ) حیدرآباد (معتمد مجلس) سکندر آباد (معتمد مجلس)، کالیکٹ (معتمد مجلس)، شورت (قائد مجلس)، ہاری پاری گام (قائد مجلس)، بالسو (قائد مجلس)، اندورہ (مولوی محمد مقبول حامدؔ)، ممبئی (مولوی سیّد طفیل احمد شہبازؔ)، کلکتہ (مکرم محمد فیروزالدین انور)، اسی طرح آندھرا پردیش کے درج ذیل سرکلوں میں بھی منایا گیا: سرکل گوداوری ویسٹ کی گیارہ مجالس میں (مکرم سراج احمد)، سرکل گوداوری ایسٹ (مکرم مولوی جعفر احمد)، سرکل چنتہ کنٹہ کی چار مجالس میں (سرکل انچارج)، سرکل نظام آباد کی تین مجالس میں (سرکل انچارج)، سرکل ورنگل کی کل اکیس مجالس میں (سرکل انچارج)، سرکل نلگنڈہ کی چار مجالس میں (سرکل انچارج)۔

اللہ تعالیٰ ان تمام جلسوں کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور تمام مجالس کو اپنی کارگزاریوں کو آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰکو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:16659 مَیں یاسمین فرزانہ زوجہ داؤد احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن گُڑ گاؤں ضلع گڑ گاؤں صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پازیب نقرئی ایک عدد۔ہار ایک عدد طلائی 15 گرام۔ہار ایک عدد طلائی 15 گرام۔ بالی ایک جوڑی طلائی 15 گرام۔ایک عدد مانگ کا ٹیکہ طلائی 5 گرام۔2 عدد انگوٹھی طلائی 5 گرام۔کل 55 گرام (22 کیریٹ) قیمت زیورات طلائی 44000 روپے۔ قیمت زیور نقرئی 3000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 35000 ہزار روپے۔میرا گزارہ جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : داؤد احمد　　الامۃ: یاسمین فرزانہ　　گواہ: سرور رضا

وصیت نمبر:16660 مَیں امۃ النور زوجہ مکرم محمد راشد عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 2500 روپے۔چین طلائی 18.300 گرام قیمت 17568 روپے۔انگوٹھی طلائی 3.900 گرام قیمت 3944 روپے۔بالیاں 5.630 گرام 5404 روپے۔زمین 4 مرلے ننگل باغبانہ قیمت اندازاً 25000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد راشد عارف　　الامۃ: امۃ النور　　گواہ: انوار احمد عادل

وصیت نمبر:16661 مَیں محمد راشد عارف ولد مکرم محمد صادق عارف درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازم صدر انجمن احمدیہ تاریخ پیدائش 10.6.1965 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.8.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3135 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالباسط فضل　　العبد: محمد راشد عارف　　گواہ: راشد حسین

وصیت نمبر:16662 مَیں سی کے حنیف ولد سی کے سیدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن وانیم بالم ڈاکخانہ وانیم بالم ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری منقولہ جائیداد یہ ہے مکان مع زمین 8 سینٹ قیمت اندازاً 100000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان نصیر　　العبد: سی کے حنیف　　گواہ: کے صدیق

وصیت نمبر:16663 مَیں امۃ العلیم زوجہ محمد اظہر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس

بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔2 عدد کڑے۔4 عدد چوڑیاں۔ایک عدد سیٹ۔2 عدد لاکٹ سیٹ۔2 عدد چین۔ایک جوڑی بالی 5 عدد انگوٹھیاں۔کل وزن 187 گرام۔ایک عدد چاندی سیٹ وزن 43 گرام۔کل مالیت 2475 یورو۔حق مہر 3000 یورو بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 80 یورو ماہانہ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت یکم اگست 2006 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نعیم احمد العبد: محمد راشد عارف گواہ: راشد حسین

وصیت نمبر :16664 مَیں مبشر کوثر ولد محمد حمید کوثر قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14.2.1981 پیدائشی احمدی ساکن الفرڈ میسل۔جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 یورو ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : نعیم احمد رانا العبد: مبشر کوثر گواہ: مازن عقلہ

وصیت نمبر:16665 مَیں صدف عامر زوجہ حفیظ عامر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6.7.80 پیدائشی احمدی۔ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔3 عدد گلے کے ہار 6 عدد کانوں کے کانٹے 5 عدد انگوٹھیاں 1 عدد ناک کی پن کل وزن 90 گرام۔قیمت اندازاً 990 یورو۔حق مہر 5112 یورو بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 80 یورو ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : حفیظ عامر الامۃ: صدف عامر گواہ: اسد علی

وصیت نمبر :16666 مَیں شبانہ مجیب زوجہ عطاء المجیب لون قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم مارچ 2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔مہر بذمہ خاوند 36000 روپے۔3 عدد ہار طلائی وزن 58.64 گرام۔2 عدد کنگن 21.25 گرام۔3 عدد جھمکے 32.63 گرام۔2 عدد چین 42.26 گرام۔14 عدد انگوٹھیاں 52.84 گرام۔1 عدد بریسلیٹ 8.86 گرام۔6 عدد پونڈ 60.00 گرام (22 کیریٹ) قیمت اندازاً 162000 روپے۔1 عدد ہار چاندی کا اور 1 عدد جھمکا ہر دو کا وزن 20 گرام قیمت 600 روپے۔میرا گذارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 800 روپے ہے۔(یہ جیب خرچ خاکسارہ کو والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عطاء المجیب لون الامۃ: شبانہ مجیب گواہ: مسعود احمد ڈار

وصیت نمبر :16667 مَیں مجیدہ خاتون زوجہ جمیل احمد فانی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.1.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔مہر بذمہ خاوند 4000 روپے۔زیور طلائی: ایک جوڑی کان کی بالی اور ایک جوڑی چوڑی وزن پانچ پانچ گرام۔چاندی 25 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ

قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : رقیب الاسلام الامۃ: مجیدہ خاتون گواہ: جمیل احمد فانی

وصیت نمبر:16668 میں سکینہ زوجہ سید عبدالرحمٰن مولاکویا تنغل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 17.7.2005 ساکن پٹر کولم منجیری ڈاکخانہ نزو کرہ ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.6.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے البتہ ایک لاکھ پانچ ہزار روپے شوہر کے پاس ہے جو انہوں نے بطور قرض لیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبدالرحمٰن مولاکویا تنغل الامۃ: سکینہ گواہ: پی عبدالناصر

وصیت نمبر :16669 میں سید عبدالرحمٰن ولد سید علی کویا تنغل قوم احمدی مسلمان پیشہ حکمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 6.2.2004 ساکن پڑکولم منجیری ڈاکخانہ نزو کرہ ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.6.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھر ومنسلکہ زمین دس سینٹ واقع پٹر وکولم ڈاکخانہ نزو کرہ منجیری تحصیل ایرناڈ ضلع ملہ پورم سروے نمبر RS/234/6 جس کی موجودہ قیمت 7 لاکھ روپے ہے۔ جس پر خاکسار کو 240000 ہزار روپے قرض بھی ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی عبدالناصر العبد : سید عبدالرحمٰن مولاکویا تنغل گواہ : پی پی کویا حسن

وصیت نمبر :16670 میں جے جے محمد نورالدین ولد مکرم ایم جے علی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم، عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن سواکاشی ڈاکخانہ شواکاشی ضلع ورودنگر صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ایم جعفر علی العبد : جے جے محمد نورالدین گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:16671 میں جے جے بشیر الدین محمود احمد ولد مکرم ایم جے جعفر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم، عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن سواکاشی ڈاکخانہ شواکاشی ضلع ورودنگر صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم جے جعفر علی العبد : جے جے بشیر الدین محمود احمد گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر :16672 میں جے جے ناصر احمد ولد مکرم ایم جے جعفر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم، عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن سواکاشی ڈاکخانہ شواکاشی ضلع ورودنگر صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح

چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم جے. جعفرعلی العبد : جے جے ناصر احمد گواہ : پی اے ناصر احمد

وصیت نمبر :16673 مَیں جے صورت بھانو بنت مکرم ایم جے جعفرعلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، عمر 42 سال تاریخ بیعت 1986 پیدائشی احمدی ساکن سواکاشی ڈاکخانہ شواکاشی ضلع وردنگر صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 1000 روپے وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ طلائی زیور ایک عدد چین وزن 24 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً 21000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم جے جعفرعلی الامۃ: صورت بھانو گواہ: ایس عبدالقادر

وصیت نمبر :16674 مَیں ایم جے جعفرعلی ولد مکرم ایم پی ایم زین العابدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن سواکاشی ڈاکخانہ شواکاشی ضلع وردنگر صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.7.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک مکان جس کا رقبہ 20×20 مربع فٹ ہے زمین سرکاری ہے اس پر خاکسار نے مکان بنوایا ہے۔ مکان نمبر 34/J2 مسلم سٹریٹ شواکاشی۔ مکان کی اندازاً قیمت تین لاکھ (300000) روپے ہے۔ اراضی ایک ہزار مربع فٹ ساتور روڈ سیوا کاشی میں ہے اس کی قیمت دس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4305 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : اے پی اے الناصر العبد : ایم جے جعفرعلی گواہ : ایس عبدالقادر

وصیت نمبر :16675 مَیں قمر جہاں زوجہ ظہیر عالم ناصر معلم وقف جدید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ محلّہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.5.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 2000 روپے وصول شد۔ طلائی زیورات کان کے کانٹے 1.5 تولہ 22 کیریٹ ناک کا لونگ 1/2 تولہ کل 2 تولہ۔ خاوند کی جائیداد قادیان کاہلواں میں ایک مکان 10 مرلہ پر ہے قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ محلّہ بساون گنج امروہہ میں 70 گز کا ایک کمرہ ہے اس کی قیمت 25000 روپے ہوگی۔ اس میں جو میرا شرعی حصہ ہوگا اس پر حصہ جائیداد ادا کرونگی۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : قاضی عطاءالحیٔ الامۃ: قمر جہاں گواہ: فرید احمد ناصر معلم

وصیت نمبر :16676 مَیں ظہیر عالم ناصر معلم وقف جدید بیرون ولد ارشاد احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ محلّہ بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23.5.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ قادیان پنڈ کاہلواں میں ایک مکان ہے جو کہ 10 مرلہ جگہ پر دو کمرے بنے ہوئے ہیں جس کی موجودہ قیمت مبلغ ایک لاکھ چالیس ہزار ہوگی۔ محلّہ بساون گنج امروہہ میں ستر گز کا ایک کمرہ ہے جس کی موجودہ قیمت مبلغ پچیس

ہزار روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3207 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : علی وقف جدید العبد : ظہیر عالم ناصر گواہ : فرید احمد ناصر معلم وقف جدید

وصیت نمبر :16677 مَیں فوزیہ کوکب بنت سید نصیر الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.8.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ کان کی بالی تین گرام طلائی قیمت 2500 روپے۔ خاکسار اس وقت ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھاتی ہے ماہانہ آمدنی 1300 روپے ہے۔ مزید تعلیم بھی حاصل کر رہی ہوں۔ میرا گذارہ آمداز پرائیویٹ ٹیچنگ ماہانہ 1300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سید نصیر الدین احمد الامۃ: فوزیہ کوکب گواہ: مظفر احمد ملک

وصیت نمبر :16678 مَیں ابوجعفر صادق ولد محی الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 33 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن بتھاری ڈاکخانہ بتھاری ضلع چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان واقع 32 شتک زمین۔ مکان وزمین کی موجودہ قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ (2) زرعی زمین ایک بیگھہ قیمت چالیس ہزار (40000) روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت صدر انجمن احمدیہ ماہانہ 3527 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ابوطاہر منڈل العبد : ابوجعفر صادق گواہ : شیخ مجاہد احمد شاشتری

وصیت نمبر:16679 مَیں عبدالکریم شاہ ولد مرحوم شادھن چترا کر قوم احمدی مسلمان پیشہ خادم سلسلہ (معلم) عمر 44 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن باغدہ ڈاکخانہ چاندنگر ضلع چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین 3.75 ڈسمل قیمت اندازاً 16000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت صدر انجمن احمدیہ ماہانہ 3486 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ابوطاہر منڈل العبد : عبدالکریم شاہ گواہ : منیر شیخ

وصیت نمبر :16680 مَیں فاطمہ بی بی بنت واجد علی منڈل قوم احمدی مسلمان پیشہ سلائی تاریخ بیعت 1986 ساکن بتھاری ڈاکخانہ بتھاری ضلع اُتّر چوبیس پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.5.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل یہ ہے: چوڑی دو عدد طلائی قیمت 2500 روپے۔ بالی دو عدد طلائی قیمت 2500 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار طلاق یافتہ ہے سلائی کر کے گزارہ کرتی ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : منصور مالی معلم الامۃ: فاطمہ بی بی گواہ: ابوجعفر صادق معلم

At the end we pray that we may be given power and strength enough to obtain the noble qualities of the Holy Prophet Muhammad and to prove that: surely he presented a perfect noble example for the whole of mankind of all ages. (Ameen)

Love For All Hatred For None

M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)

SUBAIDA TIMBER

Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants

Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis

KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

She
COLLECTIONS
KANNUR

Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

and forbids exteme teachings such as it never says of turning the other cheek all the time or that if a man takes your coat, you give him your robe also. Islam also does not follow the doctrine of "an eye for an eye and a tooth for a tooth" at every occasion. But the Holy Prophet(saw) adopted the golden principle of the Holy Quran, i.e. Forgive for the promotion of goodness and when the need demands, then you should repel evil with force. But the force should only be proportionate to the offence. The main goal of every action must be the promotion of peace, the promotion of justice, the betterment and reformation of the offender.

The Holy Prophet (saw) exhibited the teachings in practice. Countless instances of his forgiveness and also many instances when he was forced to fight defensive battles were all based upon the principle that ones action must be diverted to promote betterment of the offender.

These days, Islam is under scanners. In one hand people are not aware of the golden principles and teachings of Islam and are not aware of the noble model that the Holy Prophet exhibited, on the other hand due to the violence and actions of some so-called Muslims to achieve their political ends, people criticize Islam and its Founder.

Thus it is the duty of every individual and particularly of Ahmadis to highlight the noble life aspects of the Holy Prophet Muhammad (saw).

The Holy Quran presents the Holy Prophit as a perfect model for the whole of mankind and for all times to come. Allah says "for you there is a noble example in the Prophet of God"

Allah has also advised that if you have faith in Allah and if you love Allah then follow the noble example and model of the Prophet Muhammad.

It is well said that;

"I believe if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving problems in a way that would bring in the much needed peace and happiness".

It is written in Encyclopedia Britanica-11th edition under the word Quran about our Holy Prophet Muhammad,

"Most successful of all Prophets and religious personalities."

noted that the usual filth was not tossed at him. He enquired about her and was told that the women was sick. Without any hesitation, he went to her house to comfort her and sympathized with her.

His dealings with Non-Muslims:

As the Holy Prophet arrived in Medina with a handful of his followers, he found that there were a significant number of influential Jewish tribes living there as well. His first step was to enter into a charter of Mutual friendship and co-operation known as "Meesaq-E-Medina" "Treaty of Medina" with the jews. I will just quote a few of the conditions of this character:

1. Muslims and Jews will live as one UMMAH.
2. Each party should keep to its own faith with no interference in religious matters.
3. In the event of war with a third party, Each should come to the Assistance of the other.

The Middle East is dripping with blood. The Palestinians and Jews are all out to wipe out each other. The charter of Medina that can be rightly called as the first secular charter of the world that was the basis of a peace treaty between the Jews and the Muslims 1400 years ago, may be the best solution today to make peace between these warning factions.

It is said that absolute power corrupts a person absolutely. The Holy Prophit (saw) exhibited utmost humility and nobilty even after having absolute authority and power. Even after the victory of Mecca, for many consecutive days he did not have a hot meal. He would sleep on a rough mat whose markings were visible on his body. Many delegations would visit him, he would sit on the floor and offer the mat to the delegates. He used to say :'I take pride in my poverty." Such simple and noble was the life of the Great Emperor of this wold.History bear witness that the Holy Prophet (s.a.w) was just as noble in the hours of distress as he was in the hour of success. About the relationship with spouse his dearest wife Hadhrat Ayesha relates that the Holy Prophet said: "The best among you is the one who is best to his family and I am best of those who are good to their Families."

Islam always dictates moderate path

divine mission should be adopted by all the preachers of Islam. No worldly power should stop you marching in the way of Allah. This unbeatable hope and trust in god and faith in his mission was the secret behind the success of the Holy Prophet(saw). No man was ever more thoroughly filled with the sense of his mission or carried out that mission more heroically than the Holy Prophet (saw). Thus the Holy Prophet exhibited a role model for all the preachers of Islam.

Prophet Muhammad was a Prophet of God for the entire world. He started his life as an orphaned, unlettered child and ended up as the best and most perfect model for humanity. Just to speak that, to be kind to your children, to be considerate towards your parents, to be kind to your spouse, to be gentle with your neighbours, to be compassionate to your fellow citizens, are all good qualities, found to a certain extent in many people. But these basic qualities were fast dwindling in human society. The Holy Prophet treated his companions so well that when khubaib and Zaid were caught by the enemies and taken to the place of execution Khubaib quietly submitting his neck to the executioner and said :"while I die a Muslim, I care not whether my headless body drops to the right or the left. And why should I ? my death is in the way of God."

The chief of Mecca turned to second prisoner Zaid and asked: 'would you not rather have Muhammd in your place? Would you not prefer to be safe at home, while Muhammad will be in our hands? Zaid replied proudly:" what do you say? By God, I would rather die ,than that Prophet (saw) should tread on a throne in a street of Medina.

Prophet Muhammad was successful in making companions who were ready to scarify their lives in the very sign of the Holy Prophet.No one ever loved as much as the Holy Prophet love his companions and the vise versa.

Showing compassion to the bitterest enemy and looking after his welfare is rarely seen quality.

There was a women who would throw filth upon the Holy Prophet from her roof top, as he would be going for prayers. For some day, the Holy Prophet

The Holy Prophet Muhammad (saw)- A Noble Model

(K. Tariq Ahmad, Student Jamia Ahmadiyya Qadian)

The situation which we are facing today i.e. attacks on the teachings of Islam and on the character of the Holy Prophet Muhammad (saw)is published through magazines and media, was foretold by Allah the Almighty in the Holy Quran. Allah says: "You surely hear many hurtful things from those who were given book before you and from those who set up equals to God. But if you show fortitude and act righteously, that indeed is a matter of strong determination." (AIi-Imran: 187)

As per this divine command these nasty campaigns by the opponents of Islam shall continue till every nook and corner of the entire world is reverberated with the descriptions and discussions about the noble life and briliant example left by the Holy Prophet for the benifit of mankind. The best Islamic effort is to create awareness among the people at large, regarding the noble aspects of the Holy Prophet(saw).Khuddamul Ahmadiyya should try to conduct such programs and present the blessed model of the Holy Prophet before the youth of this age in a manner which would make them to accept that the Holy Prophet is a Role Model for humanity in all spheres of life.

The Holy Prophit Muhammad (saw) was the greatest Reformer and Successful Prophet.

Once Utba, a Meccan Chief addressed the Prophet(saw)

O, Muhammad ! if you want to sit on the throne of Arabia, we shall elect you our Monarch, if you want money ,we shall give you no end of it, and if you desire the hand of a beautiful women ,we are ready to present you with the most beautiful lady in this land, you just stop preaching Islam" in reply the Holy Prophet said: "If these people were to place the sun on my right hand and the Moon on my left, I would not resist from preaching and proclaiming the unity of God."

The determination of the Holy Prophet and his staunch faith in his

him or who would believe in him in future that their end would be a blessed one and they would not be the losers at all.

The second part of this book which is in Arabic and is entitled Al-Tabligh was written at the instance of Maulvi Abdul Karim, one of his close companions, Maulvi Abdul Karim suggested that a detailed letter be written to the Muslim religious leaders who are known as Faqirs and Pirzadas. Hazrat Ahmad liked this suggestion very much and wanted to write the letter to be a part of his book, in Urdu. But he had some indications from God that he should write this letter in Arabic. That is why it was written in Arabic. This was the first writing of Hazrat Ahmad in Arabic.

At the very outset he addresses the Faqirs, the Zahids and the respectable people of Arabia, India and other countries and tells them that he has been raised to uproot the evils that crept into the world and to remind them of all that the religious Islamic law says. He also calls upon them not to look down upon him.

He proves to his readers that Jesus had died and he adds that it is simply not possible that the Holy Prophet Mohammad, peace and blessings of Allah be upon him, should be lying buried under the ground while Jesus Christ should be alive and that also in the heavens. He also quotes the Holy Ouran and the Hadith to prove the death of Jesus Christ. As for the second coming of Christ of the latter days he was to be born in those very days; he had not to come from the skies. In this Arabic section also he calls upon the Queen to accept Islam for this is the only religion now acceptable to God. He tells her to repent and to listen to him.

He gives some details of his lineage and also the biographical notes about some of his 'Brothers in religion'.

(to be continued...........)

"THE BEST AMONG YOU IS ONE WHO LEARNS THE HOLY QUR'AN AND TEACHES IT TO OTHERS"

(HADITH)

disobedience to God; negligence and the death of disbelief and would attain to the spiritual life and perfect obedience to God.

The writer of the article said that the only person who did claim all that was Jesus Christ who also proved that what he had claimed was true-if somebody else had put up his claim he would have failed in it and he could not have done any of these things.

Hazrat Ahmad answers this article with full length discussion. He says that if Jesus Christ had actually claimed to be resurrection and life, he being a true prophet of God, his claim would have been proved true and spiritual life would have become abundant in the world in his own life time as well as after he had passed away. But it is quite clear that the truth and the ideology of the oneness of God did not spread much through him and it can be said that the success in spreading these things was so small that perhaps every other prophet was able to do more than he did. Hazrat Ahmad also refutes the idea of Jesus Christ having performed the miracles which are ascribed to him, i.e. giving life to the dead. He says that if Jesus had actually performed these miracles, the end of some of his disciples would not have been so bad as it really was-one of them took a small amount of money and got him arrested and another expressed his ignorance of who Jesus was.

Hazrat Ahmad compares the Companions of the Holy Prophet with the disciples of Jesus Christ and-shows the marked difference and proves thereby that truly speaking it was the Holy Prophet who was life giving and not Jesus Christ.

Hazrat Ahmad announces that he has been commissioned by God to call upon all the Maulvis and Muftis who call him a kafir, because of their partial difference or because they have not been able to understand his claim, for a prayer duel to show who is on the right and who is not. He also calls upon the Christian missionaries, Hindus, Aryas, Brahmans, Sikhs, Atheists and Naturalists to come forward and get the issues decided.

After these challenges and invitations, he assures those who had believed in

overawed by the European philosophy are talking of religion in such a way that Islam is harmed by being misunderstood by the non-Muslims. As for an example, he quotes Sir Sayed Ahmad who had very different views about revelations, angels, prophethood, etc. His views gave support to those who, in their own way, wanted to attack Islam.

Hazrat Ahmad, therefore, decided to write this book to expound the true theory of Islam and to explain to his readers what Islam really means and what was the significance of all that it teaches its followers. He wanted to show the beautiful face of Islam to the world.

In this book he deals with the excellences of Islam, the prophetic revelations, the angels and their functions. He also answers those who are engrossed in the modern philosophy and raise their eyebrows on the teachings of Islam. He proves with full length arguments that the Holy Prophet Mohammad, peace and blessings of Allah be on him, was far superior to Jesus Christ-as he was to other prophets also. He had to do so because it was being preached that Jesus was superior to the Holy Prophet.

Having given details of what really Islam is, he goes on to tell his readers how to become good Muslims and what could a man do to attain to that position. Having proved that Islam is a living religion, he assures the Muslims that the days of the Victory of Islam are at hand.

He admires the British Government for religious freedom, peace, maintenance of law and order and prays for the Queen that she may accept Islam and become the recipient of the blessings of God. He addresses the Queen and explains to her the excellences of Islam and the Holy Quran.

A Christian newspaper Noor Afshan published an article in its issue for 13th October 1892 in which the writer said that since man had existed on this planet, there had never been a person who claimed to be the resurrection and life and who said that he who would believe in his words would live even though he might have died or in other words would become free from sin,

Introduction of the books of the promised Messiah

By Nasim Saifi (part 6)

Aainai Kamalat - i- Islam

(MIRROR FOR THE EXCELLENCE OF ISLAM)

The book Aainai Kamalat-i-lslam has two parts, one in Urdu and the other in Arabic. The Urdu part was published in 1892 while the Arabic part was published in the early days of 1893.

The book has another title also and that is Dafi-ul-wasawis i.e. the remover of the suspicions (or doubts). The Arabic part of the book has a sub-title and that is AI-Tabligh (conveyance of the message).

To start with, Hazrat Ahmad says that his books Fat-hi-Islam, Tauzihi-Maram and Izalai Auham should have made the Muslims grateful to God that at such a critical time He had enabled one of them to defend Islam and answer satisfactorily the questions of the non-Muslims, but having come across his claim to be the like of Messiah, they got furious and in their rage which was quite out of proportions they hurled abuses on him and dubbed him a kafir and called him all sorts of names. Maulvi Mohammad Hussain led the way and prepared a Fatwa (Religious Decree) to declare him a kafir and got his teacher, Mian Nazir Hussain, to sign it as the first signatory. Hazrat Ahmad says that he does not see anything strange in it because that is what has always been done to the godly people. It is only after some time has passed that their true position is recognised.

Hazrat Ahmad says that he does not mind the fatwas of Kufr that are being issued against him, What he is after is that God may make him serve His religion and he may be able to establish the excellence of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and that of the Holy Quran.

As for the reasons why he has written this book, he says that-on the one hand the Christians are undermining Islam and on the other the Muslims who are

مکرم عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج سولا پور نئی دہلی میں وزیراعظم ہندوستان کو جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے

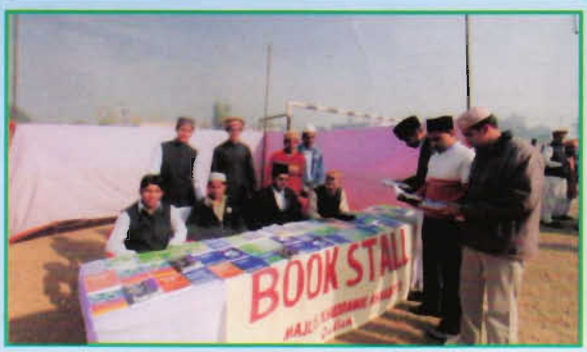

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے لگایا گیا ایک بک اسٹال

سرکل کانپور، یوپی میں بچوں کی تقریب آمین

تربیتی کیمپ وقف نو، آندھرا پردیش

جامعۃ المبشرین میں سالانہ علمی و ورزشی پروگرام کی افتتاحی تقریب

بھونیشور اڑیسہ میں لگائے گئے بک اسٹال کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ ناصرآباد کشمیر کے خدام وقارِ عمل کرتے ہوئے

چنئی بک فیئر کا منظر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol: 27 March 2008 Issue No.3

Monthly

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-222900 Fax: 220139 Rs. 10/-

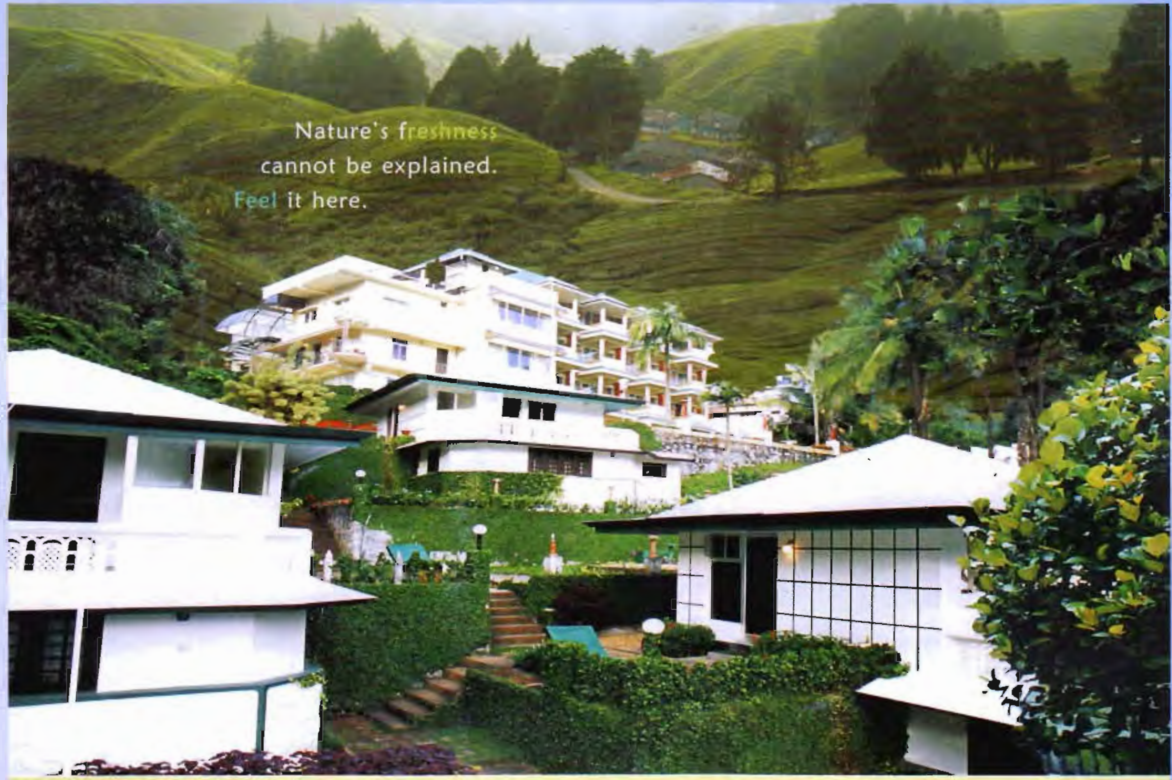

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com